عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۲ | ۲۳تا۲۹/ربیع الاول ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۴تا۲۰/مئی ۲۰۰۴ء | شمارہ:۵۱

قیمت ۷ روپے

کبریائی صرف اللہ کے لئے

عقیدۂ ختمِ نبوت اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

گناہوں سے توبہ کیجئے

علمائے کرام سے حسنِ ظن رکھئے

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.com

وہم کا کیا علاج ہے؟

س:...... میں بی اے کی طالبہ ہوں۔ ہمارا گھرانہ تھوڑا بہت مذہبی ہے۔ گھر کے تقریباً سب ہی افراد نماز پڑھتے ہیں لیکن جب سے میں نے نماز پڑھنی شروع کی ہے آہستہ آہستہ آج ایسی ہوگئی ہوں کہ اگر کسی کا پاؤں لگ جائے تو دھونے بیٹھ جاتی ہوں اگر جھاڑو کسی کپڑے کو لگ جائے تو فوراً دھوتی ہوں اگر گیلا پوچا کمرے میں لگتا ہے تو میں اس سے بچتی ہوں چھینٹوں سے تو اس طرح بچتی ہوں جیسے انسان آگ سے بچتا ہے کہ اگر پانی زمین پر گرا اور میرے کپڑوں پر چھینٹیں آگئیں تو پائینچے دھوتی ہوں کہ ہر وقت میرے پائینچے گیلے رہتے ہیں کیونکہ ہمارا گھر چھوٹا ہے آخر کب تک کمرے میں رہا جاسکتا ہے بس میری یہی کیفیت ہے جس کی وجہ سے اب گھر والے مجھے ''نفسیاتی مریضہ ذہنی مریضہ اور وہمن'' کے نام سے پکارتے ہیں جس پر مجھے دلی دکھ ہوتا ہے اور پھر میں یہ سوچتی ہوں کہ اب ایسا نہ کروں گی لیکن پھر ایسا نہیں کرپاتی۔ خیال آتا ہے کہ کپڑے ناپاک ہوگئے تو نماز نہیں ہوگی۔ گھر والے مجھے ہر وقت پانی میں گھسے رہنے سے منع کرتے ہیں جس کی وجہ سے اب مجھے ایگزیما کا مرض بھی ہوگیا ہے لیکن میں کہتی ہوں کہ میرے اوپر کسی قسم کی چھینٹ نہ آئے۔ گھر والے کہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں کوئی بچہ نہیں ہے جس کے پیشاب وغیرہ کی چھینٹوں سے تمہارے کپڑے ناپاک ہوجائیں گے۔ کبھی کبھی جب مجھے اس بات پر ڈانٹ پڑتی ہے تو میرا دل چاہتا ہے کہ نماز ہی چھوڑ دوں تاکہ میں ان چیزوں سے نجات حاصل کرسکوں لیکن دل نہیں مانتا اور نماز کسی حالت میں بھی نہیں چھوڑ سکتی۔ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ آپ میرے سوال کا جلد از جلد جواب دے کر مجھے اس ذہنی اذیت سے نجات دلا سکتے ہیں۔

ج:...... بی بی! ایک بات سمجھ لو۔ اگر پاکی ناپاکی کا مسئلہ اتنا ہی مشکل ہوتا جتنی مشکل کہ آپ نے اپنے اوپر ڈال رکھی ہے تو دنیا کا کارخانہ ہی بند ہوجاتا۔ آپ کی طرح ہر شخص بس پائینچے دھونے ہی میں لگا رہتا۔ یہ تمہیں وہم کا مرض ہے اور اس کا علاج بہت آسان ہے۔ وہ یہ کہ جن چیزوں کی وجہ سے آپ کو ناپاکی کی فکر لگی رہتی ہے ان کی ذرا بھی پرواہ نہ کرو اور جب تمہارا شیطان یوں کہے کہ یہ چھینٹے ناپاک تھے فلاں چیز ناپاک تھی تو شیطان سے کہا کرو کہ تو غلط کہتا ہے کہ میں تیری بات نہیں مانوں گی۔ اگر ایک مہینہ تک آپ نے میرے کہنے پر عمل کرلیا تو ان شاء اللہ اس وہم کے مرض سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

''السلام علیکم پاکستان'' کہنا:

س:...... آج کل یہاں ایک مقامی ریڈیو چینل کام کررہا ہے جس کی نشریات مغربی تہذیب اور کلچر کی تقلید کرتے ہوئے ۲۴ گھنٹے جاری رہتی ہیں۔ مخلوط ٹیلیفون کالوں کے ذریعہ نہ صرف فحاشی کو فروغ دیا جارہا ہے بلکہ دوسری طرف مال کا اسراف بھی کیا جاتا ہے۔ پوری پوری رات عورتیں، مرد کمپیئر سے فون پر اپنے دل کا راز و نیاز بیان کرتی ہیں اور جواباً مرد کمپیئر اپنے خیالات کا اظہار، اشعار اور گانوں کے ذریعہ کرتا ہے۔ اس پروگرام میں ہر فون کرنے والا پہلے ''السلام علیکم پاکستان'' کہتا ہے، جواب میں بھی اسے ''السلام علیکم پاکستان'' کہا جاتا ہے یعنی جنت کے کلام ''السلام علیکم'' کی بے ادبی کی جاتی ہے۔ کیا ''السلام علیکم'' کے ساتھ کوئی اور لفظ ملا کر کہنا یعنی ''السلام علیکم پاکستان'' کہنا جائز ہے؟

کیا عورتیں ٹیلیفون پر غیر محرم سے بے تکلف ہوکر باتیں کرسکتی ہیں؟

ج:...... جو لوگ پاکستان میں فحاشی اور عریانی پھیلاتے ہیں، مرنے کے بعد عذاب قبر میں مبتلا ہوں گے اور ان کے ساتھ ان کے حکمران بھی پکڑے جائیں گے، اس لئے کہ یہ ملک فحاشی کا اڈا بنانے کیلئے نہیں بنایا گیا تھا بلکہ یہاں قرآن و سنت کی حکمرانی جاری کرنے کیلئے بنایا گیا تھا۔

۱:...... ''السلام علیکم'' مسلمانوں کا شعار ہے لیکن اس کا اس طرح استعمال اس شعار کی بے حرمتی ہے۔

۲:...... عورتوں کا نامحرم مردوں سے بے تکلف گفتگو کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آواز کو بھی پردہ بنایا ہے اور قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے: ''فلا تخضعن بالقول'' یعنی بات کرتے ہوئے تمہاری آواز میں لوچ نہیں آنا چاہئے۔ اس لئے یہ مرد اور عورتیں گنہگار ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنا چاہئے اور اپنے رویے سے باز آجانا چاہئے ورنہ مرنے کے بعد ان کو اتنا سخت عذاب ہوگا کہ دیکھنے والوں کو بھی ترس آئے گا۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

شمارہ:۵۱ ۲۳ تا ۲۹/ربیع الاول ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۴ تا ۲۰/مئی ۲۰۰۴ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

سرپرستِ اعلیٰ
خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر اعلیٰ
اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ 4
کبریائی صرف اللہ کے لئے 6
(مولانا محمد انس)
عقیدۂ ختم نبوت اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں 9
(مولانا منظور احمد الحسینی)
علمائے کرام سے حسن ظن کیجئے 14
(مولانا رحمت اللہ میر)
گناہوں سے توبہ کیجئے 20
(مولانا محمد احمد)
اخبار عالم پر ایک نظر 23

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ ربیع الاوّل کا پیغام...... عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا اہتمام

ماہ ربیع الاوّل میں سیرت النبیؐ کے حوالے سے اندرون و بیرون ملک قومی سیرت کانفرنس سمیت متعدد اجتماعات' کانفرنسیں اور جلسے منعقد ہوئے۔ متعدد سیاسی و مذہبی رہنماؤں نے اس موقع پر سیرت النبیؐ کے حوالے سے بیانات اور پیغامات دیئے لیکن حضرت الامیر مرکزیہ کی جانب سے ماہ ربیع الاوّل کے حوالے سے جو پیغام جاری کیا گیا وہ ہماری نظر میں سب سے اہم رہا جس میں زور دیا گیا کہ ماہ ربیع الاوّل کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے جذبے کے تحت منایا جائے اور یہ کہ ناموس رسالت کا تحفظ اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سدباب ماہ ربیع الاوّل کا سب سے اہم تقاضا ہے۔ اسلام آباد' ملتان' کراچی' لاہور سمیت پورے ملک میں ماہ ربیع الاوّل کے حوالے سے منعقدہ پروگراموں سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت' فتنہ قادیانیت کے سدباب اور قادیانیوں کی اندرون و بیرون ملک ریشہ دوانیوں کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے واضح کیا کہ اسلام کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا مہم اور اسلام دشمن قوتوں کی جانب سے مسلمانوں کو کچلنے کی کوششوں میں قادیانی ہراول دستے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کو لگام دیئے بغیر ملک میں امن و امان کی صورتحال میں بہتری ناممکن ہے۔ قادیانی ملک میں دہشت پھیلانے کے اور وطن عزیز کے امیج کو خراب کرنے کے لئے آخری حدود تک جاسکتے ہیں۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کو سیرت نبویؐ سے دور کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی قیامت تک کے لئے اللہ کی رضا کے حصول کا واحد ذریعہ ہے۔ مغربی ممالک اپنی عوام کو زیادہ عرصے تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور آپؐ کی تعلیمات سے دور نہیں رکھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حسن انتخاب سے پوری کائنات میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسی حسین ترین ہستی کو چن کر اپنا محبوب بنایا ہے' آپؐ محبوب رب العالمین ہیں' آپؐ مسلمانوں کی عقیدت کا محور ہیں' آپؐ کی ذات سے محبت رکھنا ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے' آپؐ سے سچی محبت و عقیدت کا تقاضا یہ ہے کہ غیروں کے طریق کو چھوڑ کر آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی جائے' آپؐ کے لائے ہوئے دین اسلام پر عمل کیا جائے' رسم و رواج سے منہ موڑ کر سنت رسولؐ سے تعلق جوڑا جائے اور آپؐ کی عزت و ناموس کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کو عین سعادت سمجھا جائے۔ منکرین ختم نبوت اور قادیانی فتنہ کے خلاف جہاد کرنا اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے اس فتنے کے خلاف کام کرنا حقیقت میں عشق نبویؐ کی علامت ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا ایمان کا حصہ ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے دشمنوں اور اسلام دشمن طاقتوں سے نفرت کرنا اور ان کے ناپاک عزائم کی راہ میں رکاوٹ بننا بھی عشق نبویؐ کی علامت ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس پرفتن دور میں وہ اپنے ایمان کی حفاظت کرے اور دوسرے مسلمانوں کا ایمان بچانے کی فکر کرے۔ اسلام دین رحمت ہے جس کا دہشت گردی اور فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سیرت النبیؐ امن و آشتی کا درس دیتی ہے۔ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی دائمی نجات کا ذریعہ ہے۔ دنیا میں اسلام کی عالمگیر اور امن پسند تعلیمات کو عام کئے بغیر حقیقی امن قائم نہیں کیا جاسکتا۔ نبوی تعلیمات دہشت گردی کی مذمت کرتی ہیں۔ انبیائے کرام نے دنیا کو دہشت گردی اور انارکی کی فضا سے نکال کر امن و آشتی کی فضا میں لانے میں اہم کردار ادا کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کو اس کی معراج سے متعارف کرایا۔ مغربی دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں پائے جانے والے غلط نظریات کو دور کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ مغربی ممالک میں سیرت کے پیغام کو عام کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ایک ایک گوشہ دنیا کے سامنے ہے جس کا مکمل ریکارڈ حدیث' سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہے جبکہ کسی اور مذہب میں اس کے بانی کی سیرت کا جامع ریکارڈ نہیں ملتا۔ معاشرے میں برداشت و رواداری کی فضا پیدا کرنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کی پیروی ضروری ہے۔ سیرت کانفرنسوں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ کا ذریعہ بنایا جائے۔ سیرت طیبہ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے کا درس دیتی ہے۔ نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم کی ذات کو تنقید کا نشانہ بنانا تنگ نظری اور ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانا ہے۔ عالمی معاشرے کے تمام افراد کو اسلام کی عالمگیر تعلیمات سے روشناس کرایا جائے۔ علمائے کرام یورپی ممالک کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ پیش کریں۔ پاکستانی معاشرہ اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے غلط اور فرسودہ روایات کا سدباب کرے۔ اسلامی تعلیمات کے امن پسندانہ پہلو کو اجاگر کرنا وقت کا تقاضا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت صرف مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے لئے بھی مشعل راہ ہے۔ آپ ؐ کی ذات انسانیت کے لئے قابل فخر اور ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ آپ ؐ کی تعلیمات نے دنیا کو جاہلیت کی تاریکی سے نکال کر نئی تہذیب و تمدن سے آشنا کیا جس کی بدولت آج انسانیت پستی سے نکل کر عروج کی طرف گامزن ہے۔ ہر مذہب کے اسکالرز آپ ؐ کی عظمت کے قائل ہیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام پر یکطرفہ الزامات عائد کرنے کی بجائے اسلام کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کیا جائے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سچ اور جھوٹ میں تمیز کی جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اسلامی تقاضا ہی نہیں بلکہ آئینی ذمہ داری بھی ہے۔ امریکا اور یورپ میں اسلام کا تیزی سے پھیلنا ثابت کرتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر نہیں بلکہ اپنی عالمگیر امن پسندانہ تعلیمات کے زور پر پھیلا ہے۔ مشرق و مغرب صرف سنت نبویؐ پر عمل کر کے ہی دائمی نجات و کامیابی کے حقدار بن سکتے ہیں۔ اسلام کسی ایک خطے یا طبقے کے لئے نہیں آیا بلکہ تمام کائناتوں کے لئے مدار نجات ہے۔ امریکا اور یورپ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے سنجیدہ ہیں تو انہیں اسلام کو ختم کرنے کی کوششیں فی الفور ترک کر دینی چاہئیں۔ دنیا کو انارکی سے نکالنے کا واحد ذریعہ عالمی معاشرے میں اسلام کا نفاذ ہے۔ اسلام نے خواتین کے جائز حقوق کی ضمانت دی ہے۔ اقلیتیں مسلم ممالک میں اسلامی تعلیمات کی بدولت مغرب کی بہ نسبت زیادہ امن وسکون کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ اسلام کی امن و آشتی پر مشتمل تعلیمات کو دنیا میں پھیلنے اور اسلام کے غلبے کی راہ مسدود کرنے کے لئے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اسلام پر دہشت گردی کا مذہب اور مسلمانوں پر دہشت گرد ہونے کے الزامات عائد کئے گئے ہیں جن میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ مغربی فلاسفر اور دانشور ایک عرصے سے اس حقیقت کے قائل ہیں کہ اسلام مکمل طور امن پسند مذہب ہے اور اس کی تعلیمات کسی طبقہ یا قوم کے خلاف نہیں بلکہ توحید وسنت کی داعی ہیں' یہی وجہ ہے کہ اسلام ہر ملک اور ہر طبقے میں یکساں مقبول ہے۔ اقوام متحدہ دنیا بھر میں مسلمانوں کے انسانی حقوق کی پامالی کا سختی سے نوٹس لے۔ مسلم امۃ اسلام کے خاتمے کے لئے کی جانے والی عالمی کوششوں کے سدباب کے لئے سینہ سپر ہو جائے۔ مغربی میڈیا کو چاہئے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بے سروپا' نفرت انگیز اور اشتعال انگیز رپورٹوں اور خبروں کی اشاعت سے گریز کرے' اسلام اور دینی مدارس کی حقیقی تصویر کی عکاسی کرے اور اسلام کی حقیقی امن پسندانہ تعلیمات کو اجاگر کرے تا کہ بین المذاہب تصادم سے بچا جا سکے۔ دینی مدارس اسلام کو پھیلانے کے لئے بے مثال خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مدارس پر دہشت گردی کے الزامات عائد کرنے والے اسلام کے فروغ کی راہ مسدود کرنا چاہتے ہیں۔ مسلم ممالک اپنی حدود میں اسلامی نظام نافذ کریں۔ مسلمان دنیا میں امن وامان کے قیام کو یقینی بنائیں۔ دہشت گردی کی آڑ میں مسلمانوں کو کچلنے کا عمل زیادہ دیر جاری نہیں رہ سکے گا۔ مسلمانوں کو کچلنے والے ممالک انشاء اللہ جلد ہی اپنے منطقی انجام سے دوچار ہوں گے۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایاجات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایاجات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ : خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔

(ادارہ)

کبریائی صرف اللہ کے لیے ہے

مولانا محمد انس

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''اے جنس بشر! خود تمہاری ذات میں دلائل قدرت وتوحید خداوندی موجود ہیں' پھر تم ان کو کیوں نہیں دیکھتے۔''

(سورۃ الذاریٰت)

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ ''البحر المورود فی المواثیق العہود'' میں رقم طراز ہیں: (جس کا حاصل یہ ہے کہ) ہم سے عہد لیا گیا ہے کہ ہم اپنی جبلی صفات بشریہ کے مشاہدہ سے غافل نہ رہا کریں' جو شخص اس عہد پر پختگی سے عمل کرے گا اس سے یہ کبھی نہ ہو سکے گا کہ اس کی طرف سوائے شرک کے کسی بھی اچھی یا بری صفت کو منسوب کیا جائے تو وہ اپنے کو اس سے پاک سمجھے بلکہ وہ یہ سمجھے گا کہ مجھ میں ان تمام صفات (چاہے وہ اچھی صفات ہوں یا بُری) کی قابلیت موجود ہے اور مجھ سے ان کا صادر ہونا ممکن ہے' کیونکہ ہر شخص' ہر انسان میں وہ تمام صفات پائی جا سکتی ہیں جو دنیا کے اندر متفرق طور پر پائی جاتی ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

اتحسب انک جزء صغیر
وفیک انطوی العالم الاکبر

کیا تو سمجھتا ہے کہ تو ایک ذرا سا جسم ہے حالانکہ تیرے اندر تمام عالم سمایا ہوا ہے (اور دنیا بھر کی تمام اچھی اور بُری صفات تیرے اندر موجود ہیں)۔

ایک انسان کے اندر تمام عالم کی خصوصیات موجود ہیں۔ انسان کے اندر وجود بھی ہے جس میں وہ تمام عالم کا شریک ہے' جسمیت بھی ہے جس میں وہ جمادات کا شریک ہے' نشوونما بھی ہے جس میں وہ نباتات کا شریک ہے' جان اور حس وحرکت بھی ہے جن میں وہ تمام حیوانات کا شریک ہے' عناصر اربعہ اس میں ہیں جس میں وہ آگ' پانی' ہوا اور مٹی کا شریک ہے' اس کو عقل اور ادراک کی تمیز ہے' جس میں وہ جنات اور ملائکہ کے مشابہ ہے۔ غرض ایک انسان میں حیوانات' جنات اور فرشتوں بلکہ تمام عالم کی طبائع موجود ہیں تو پھر اس میں ان کی صفات کیوں نہ ہوں گی؟ انبیاء علیہم السلام کی طینت بھی دوسرے انسانوں کی طرح بنائی گئی ہے' مگر حق تعالیٰ نے ان کی طبیعتوں سے برائی کا مادہ نکال دیا ہے' اسی وجہ سے انبیاء علیہم السلام برائی میں مبتلا ہونے سے معصوم ہوتے ہیں...... جب تک انسان کی ذات ہے' تمام اچھی اور بُری صفات کی قابلیت بھی اس میں موجود رہیں گی۔ (ترجمہ البحر المورود ملخصاً بتغیر)

جب یہ بات معلوم ہوگئی تو اب ہمیں یہ کہنے کا حق ہے کہ انسان سے جیسے ہر قسم کی نیکی اور اچھائی صادر ہو سکتی ہے' اسی طرح ہر قسم کا گناہ اور برائی بھی سرزد ہو سکتی ہے' جس قدر تمام مخلوق میں متفرق طور پر عیوب موجود ہیں اگر ایک انسان کی طرف ان سب کو منسوب کر دیا جائے تو وہ ان میں مبتلا ہونے کو بعید نہ سمجھے کیونکہ اگر ابھی ان میں مبتلا نہیں ہوا تو ممکن ہے کہ آئندہ مبتلا ہو جائے یا کم از کم ان کا قصد ہی کر لے یا دل پر ان کا خطرہ ہی گزر جائے۔ (ایضاً)

لیکن جب معاصی اور شرور کے منبع اور سرچشمہ نفس انسانی کو مجاہدات وریاضات سے صیقل کر دیا جائے اور علماء ومشائخ اور اکابر کی صحبت میں رہ کر اس کی پالش اور رگڑائی کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے نفس پر نیکی کو غالب کر دیتے ہیں اور ایک مقام پر پہنچ کر وہ تمام گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے' علماء ومشائخ کے نزدیک تمام گناہوں کی اصلاح کے لئے سب سے پہلے جس رذیلہ کی اصلاح ضروری ہے وہ تکبر ہے۔

تکبر:

جس طرح جسمانی بیماریوں میں قبض کو ام الامراض کہا جاتا ہے' اسی طرح صوفیاء کی اصطلاح میں ''کبر'' روحانی بیماریوں میں ''ام الامراض'' ہے۔ اسی سے غیبت' ظلم اور حسد' حقد اور غضب وغیرہ ہوتا ہے۔

تکبر کسے کہتے ہیں؟

حدیث پاک میں تکبر کی تفسیر: ''غمط الناس'' اور ''بطر الحق'' سے کی گئی ہے' یعنی لوگوں کو حقیر سمجھنا اور حق بات کو قبول کرنے سے اعراض اور انکار کرنا' متکبر کسی کی نصیحت پر کان نہیں دھرتا' حق بات کو کسی کے کہنے سے قبول نہیں کرتا' بلکہ برا مانتا ہے اور اس نصیحت کرنے والے کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ' بہشتی زیور حصہ ہفتم میں ''غرور اور شیخی کی برائی اور اس کا علاج'' کے عنوان کے تحت رقم

فرماتے ہیں: "غرور اور شیخی اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے کو علم میں، عبادت میں، یا دینداری میں، یا حسب ونسب میں، یا مال اور سامان میں، یا عزت وآبرو میں، یا عقل میں یا کسی اور بات میں اوروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم تر اور حقیر جانے۔"

عام طور پر تکبر، عجب اور غرور کو ایک ہی سمجھا جاتا ہے، لیکن درحقیقت ان میں فرق ہے، اپنے آپ کو اچھا سمجھنا اور کسی کو حقیر نہ سمجھنا "عجب" کہلاتا ہے۔

حدیث میں ہے:

"مہلکات (ہلاک کرنے والی چیزوں) میں سے وہ خواہش ہے جس کی پیروی کی جائے اور وہ بخل جس کے موافق عملدرآمد کیا جائے اور آدمی کا اپنے آپ کو اچھا سمجھنا ہے، اور یہ (آخری) ان سب مہلکات سے جو پہلے ذکر کئے گئے بڑھ کر ہے۔" (رواہ البیہقی)

اپنے کو اچھا سمجھنا اور اس کے ساتھ دوسروں کو کمتر بھی سمجھنا کبر، تکبر اور شیخی کہلاتا ہے اور وہ اعتقاد جو خواہش نفسانی کے موافق ہو اور اس کی طرف طبیعت مائل ہو اور کسی شبہ یا شیطان کے دھوکہ کے سبب اس پر نفس کو اطمینان ہو، اس کو غرور کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ولا یغرنکم باللہ الغرور" "اے لوگو! تمہیں اللہ کی باتوں میں شیطان دھوکہ نہ دے۔" یہ تینوں ہی حرام ہیں لیکن تکبر ان سب میں بڑھ کر ہے اور اصلاح کے لئے شرط اول ہے۔

حضرت تھانویؒ نے: "ان الذین عند ربک لا یستکبرون عن عبادتہ" (سورۂ اعراف) کے ذیل میں "مسائل السلوک" کے تحت لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے اوصاف بیان کرنے میں تکبر نہ کرنے کو تسبیح اور سجود وصلوٰۃ پر مقدم کرنا دلالت کرتا ہے کہ تکبر کا علاج بقیہ اصلاح کے لئے اولین شرط ہے۔ مسلم کی روایت ہے: "لا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔"

حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں: انسان اپنے وجود میں دو مرتبہ کس قدر گندے راستے سے گزرتا ہے، ایک مرتبہ باپ کے پیشاب کی نالی سے نطفہ کی شکل میں ماں کے شکم میں گیا اور دوسری مرتبہ ماں کے رحم سے ناپاک راہ سے وجود میں آیا، پھر تکبر کیسے زیبا ہوگا۔

علامہ شعرانیؒ رقم طراز ہیں: "ہم سے عہد لیا گیا ہے کہ ہم اپنے حقیقی مرتبہ کو اللہ کے نزدیک ہر مومن کے مرتبہ سے کم سمجھا کریں، جس کی مثال محسوسات میں گویا مٹی ہے، جس کو چلنے والوں کے قدم پامال کرتے ہیں، کتے اس پر پیشاب کرتے ہیں، اور ہمیں اپنے نفسوں کو رات دن کی کسی گھڑی میں زمین سے اونچا نہ سمجھنا چاہئے، کیونکہ زمین ہماری ماں ہے اور یہ کسی عاقل کو مناسب نہیں کہ اپنے نفس کو اپنی ماں سے زیادہ سمجھے۔"

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: "ذلی عطل ذل الیھود" کہ میری ذلت کے سامنے یہود کی ذلت کی بھی کچھ حقیقت نہیں، میں ان سے بھی زیادہ ذلیل ہوں۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اپنے کو تمام مسلمانوں سے کمتر فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر فی المآل (یعنی آئندہ کے اعتبار سے) سمجھتا ہوں، یعنی موجودہ حالت میں ہر مسلمان مجھ سے اچھا ہے اور خاتمہ کے اعتبار سے کہ نہ معلوم کیا ہو، اپنے کو کفار سے کمتر سمجھتا ہوں۔ حضرت مجدد الف ثانی کا قول ہے کہ مومن کامل نہ ہوگا جب تک کہ اپنے آپ کو بہائم اور کفار سے بھی کمتر نہ جانے گا۔

تواضع کی علامات:

تواضع تکبر کی ضد اور مقابل ہے، جو متواضع ہے وہ متکبر نہیں اور جو متکبر ہے وہ متواضع نہیں ہوسکتا۔ حدیث میں ہے: "من تواضع للہ رفعہ اللہ ومن تکبر وضعہ اللہ" کہ جب بندہ رضائے حق کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے اندر بلند فرمادیتے ہیں اور جو شخص اپنے کو بڑا سمجھتا ہے تو اللہ اسے لوگوں کی نظروں میں ذلیل کردیتے ہیں۔

علامہ عبدالوہاب شعرانیؒ نے تواضع کی چند علامات لکھی ہیں جو مختصراً پیش خدمت ہیں:

۱:...... متواضع ہر مسلمان کے لئے تعظیماً کھڑا ہوجاتا ہے کیونکہ وہ اپنے وجدان میں اسے اپنے سے افضل سمجھتا ہے اور اپنے کو کمتر، پھر جب اسے اللہ تعالیٰ کامل تواضع عطا فرمادیتے ہیں تو وہ حسب قاعدہ شریعت بطور زجر کے فاسق کے لئے کھڑا ہونا چھوڑ دیتا ہے۔

۲:...... وہ تمام مخلوق کی اذیت کو برداشت کرے (ایک غلام کی طرح کہ جب اسے اپنے آقا کا رتبہ معلوم ہوجاتا ہے، تو آقا کے تحت دست کہنے کو خاموش سر جھکائے سنتا رہتا ہے)۔

۳:...... جب کوئی شخص اس سے کوئی چیز مانگے تو اس سے انکار نہ کرے (البتہ کوئی شرعی مصلحت ہو تو علیحدہ بات ہے)۔

۴:...... اس کے دل میں کبھی یہ خطرہ اور خیال بھی نہ آئے کہ اس کی تعظیم کے واسطے کوئی کھڑا ہوگا۔

۵:...... اگر کوئی اس کی ہجو اور عیب بیان کرے تو اس سے رنجیدہ اور غضبناک نہ ہو بلکہ اپنے کو ایسا ہی سمجھے جیسا وہ کہہ رہا ہے، البتہ اگر شرعی مصلحت اس کے خلاف ہو مثلاً وہ مقتدا ہو تو دل سے تو اپنے کو ان عیوب والا سمجھے مگر زبان سے اپنی برأت ظاہر کردے۔

۶:...... سچے متواضعین کی علامت یہ بھی ہے کہ

مسجد کے اندر اکیلے جانے سے بہت ڈرتے ہیں بلکہ لوگوں کے ساتھ داخل ہوتے ہیں' کیونکہ عارفین کے نزدیک مسجد دربار شاہی کی طرح ہے کہ اگر دربار میں بادشاہ کے سوا کوئی نہ ہو تو دربار میں جانے کی کسی کو ہمت نہیں ہوتی۔

۷:......جو لوگ اس کو سلام کریں یا سلام کا جواب دیں یا مجلس میں بیٹھنے دیں تو ان کا بہت احسان مند ہو کیونکہ اسے اپنے اندر بہت سے عیوب نظر آتے ہیں اور وہ ایسے سمجھتا ہے کہ جیسے وہ سب کو معلوم ہوں۔ اپنے آپ کو بدکار اور فاسق سمجھتا ہے' ایسی حالت میں تو وہ اپنے آپ کو کسی قابل نہ سمجھے گا۔

۸:......لوگ جس قدر اپنے کمالات کا دعویٰ کریں یہ ان سب کو تسلیم کرلے اور یوں سمجھے کہ کم درجہ والے لوگوں کو بڑے درجہ والوں کے حالات کا احاطہ دشوار ہے۔

تکبر کا علاج:

نسخہ نمبر ۱:......حضرت حکیم الامت تھانوی قدس اللہ سرہ تعلیم الدین صفحہ ۸۵ پر لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرے اس کے مقابلے میں اپنے کمالات کو (بندہ) ہیچ پائے گا اور جس شخص کو اپنے سے بڑا سمجھتا ہے' اس کے ساتھ تعظیم و تواضع سے پیش آئے' یہاں تک کہ اس کا عادی اور خوگر ہو جائے۔

نسخہ نمبر ۲:......اپنے گناہوں کو سوچا کرے اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور محاسبہ کا دھیان رکھے' جب اپنی فکر میں پڑے گا تو دوسروں کی تحقیر' تنقید اور تبصرہ سے بچے گا' جیسے کوڑھی کسی زکام کے مریض کو حقیر نہیں سمجھتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ زکام کے مرض میں کوڑھ کی شفاء ہے' اسی طرح اپنی روحانی اور قلبی بیماری کو شدید سمجھے اور دوسروں کے بجائے اپنی فکر کرے۔ ایک لڑکی کو شادی کے موقع پر اچھی طرح لباس اور زیور سے سجایا گیا' دلہن بنایا گیا' محلہ کی سہیلیوں نے کہا کہ بہن تم تو بڑی اچھی معلوم ہو رہی ہو' اس نے روکر کہا: ابھی تم لوگ بیکار تعریف کرتی ہو' جب میرا شوہر مجھے دیکھ کر پسند کرلے اور اپنی خوشی کا اظہار کردے تب وہ خوشی اصلی خوشی ہوگی۔ معلوم نہیں اس کی نگاہ میں میری صورت کیسی معلوم ہوگی؟ تمہاری نگاہوں کے فیصلے ہمارے لئے بیکار ہیں۔ اسی طرح بندہ کو مخلوق کی تعریف سے یا اپنی رائے سے خود کو اچھا اور بڑا نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ میدان محشر میں حق تعالیٰ کی نظر سے ہمارے لئے کیا فیصلے ہوں گے؟ اس کی خبر ہم کو ابھی معلوم نہیں۔ جس طرح امتحان کا نتیجہ سننے سے قبل اپنے کو بڑا اور کامیاب سمجھنے والا طالب علم بے وقوف ہے' اسی طرح میدان محشر میں اپنا فیصلہ سننے سے قبل دنیا میں اپنے کو کسی سے افضل اور بڑا سمجھنا حماقت ہے۔ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی کا خوب شعر ہے:

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

نسخہ نمبر ۳:......اپنی حقیقت پر غور کرے (کہ میری کیا حقیقت ہے؟) میں مٹی اور ناپاک پانی کی پیدائش ہوں' ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں' اگر وہ چاہیں تو ابھی سب (کمالات اور خوبیاں) لے لیں' پھر تکبر اور شیخی کس بات پر کروں؟ اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی (عظمت' جلال و جبروت) کو یاد کرے' اس سے اپنی بڑائی نگاہ میں نہ آئے گی۔ (نیز) جس کو حقیر سمجھتا ہے' اس کے سامنے عاجزی سے پیش آئے اور اس کی تعظیم کیا کرے' شیخی دل سے نکل جائے گی اور اگر اتنی ہمت نہ ہو تو اپنے ذمہ اتنی ہی پابندی کرلے کہ جب کوئی چھوٹے درجہ کا آدمی ملے تو اس کو پہلے خود سلام کرلیا کرے' انشاء اللہ اس سے بھی نفس میں عاجزی آجائے گی۔

تنبیہ:

تکبر کی حقیقت اور اس کی برائی انشاء اللہ بخوبی واضح ہو چکی ہوگی' تکبر روحانیت کا سم قاتل ہے' تکبر اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کی چادر ہے' جو اس چادر میں گھسنے کی کوشش کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ ان سے اچھی طرح نمٹتے ہیں۔ متکبرین کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے' گزشتہ اقوام بھی تکبر کی وجہ سے ہلاک ہوئیں' انہوں نے حق کو جھٹلایا' حق کا انکار کیا' حدیث میں اسے "بطر الحق" سے تعبیر کیا گیا ہے' یہ اور اس قسم کی کئی وعیدیں اور مختلف قسم کی سرزنش تکبر کی برائی میں وارد ہوئی ہیں' ان پر ایمان لانا واجب اور عمل بے حد ضروری ہے' لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بنائے ہوئے اس عالم میں ہر چیز برمحل اور حکمت ایزدی کے موافق ہے' خیر تو خیر ہے ہی' شر بھی اصلاً خیر ہے۔ انسان اسے غیر فطری طریقہ اور غیر محل میں استعمال کرتا ہے' جس کی وجہ سے شر میں تو کیا' بعض وقت خیر میں بھی شر کا پہلو غالب ہو جاتا ہے' اسی طرح تکبر میں اچھا پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ اسے مخلوق کے سامنے اپنی بڑائی ظاہر کرنے والے کے سامنے کیا جائے' کہتے ہیں کہ متکبر کے سامنے تکبر کے ساتھ پیش آنا افضل العبادات ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے دین برحق کے اعدائے کفار' مشرکین مبتدعین کے خلاف اظہار تکبر عین صدقہ اور ثواب ہے' ان لوگوں کے سامنے تکبر حق ہے اور جائز ہے' قرآن و حدیث میں اس تکبر کی ممانعت آتی ہے جو غیر حق ہو' اسی کو قرآن نے "ساصرف عن ایتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق" سے اشارتاً بیان فرمایا ہے (لیکن یہ بات پھر بھی مدنظر رہنی چاہئے کہ) تکبر ظاہراً اور فی الحال جائز ہے' باطن اور مآل کے اعتبار سے تو کافر اور جانور سے بھی اپنے کو حقیر سمجھنا چاہئے۔

☆☆.........☆☆

عقیدہ ختم نبوت اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

مولانا منظور احمد الحسینی

اسلام کی بنیاد توحید‘ رسالت اور آخرت کے علاوہ جس بنیادی عقیدے پر ہے وہ عقیدۂ ختم نبوت ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم کردیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلسلۂ نبوت و رسالت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو اس منصب پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

یہ عقیدہ اسلام کی جان ہے‘ ساری شریعت اور سارے دین کا مدار اسی عقیدے پر ہے۔ قرآن کریم کی ایک سو سے زائد آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سینکڑوں احادیث اس عقیدہ پر گواہ ہیں۔ تمام صحابہ کرامؓ‘ تابعین عظامؒ‘ تبع تابعینؒ‘ ائمہ مجتہدینؒ اور چودہ صدیوں کے مفسرینؒ‘ محدثینؒ‘ فقہاءؒ‘ متکلمینؒ‘ علماءؒ اور صوفیاءؒ کا اس پر اجماع ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

”ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔“ (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ: ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں‘ لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے آخری نبی ہیں۔“

تمام مفسرینؒ کا اس پر اتفاق ہے کہ ”خاتم النبیین“ کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”آخری نبی“ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ عقیدۂ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے‘ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے۔ اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں:

”میں آیا پس میں نے نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا۔“ (بخاری‘ مسلم‘ ترمذی)

”مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا گیا۔“ (مسلم)

”رسالت و نبوت ختم ہوچکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔“ (ترمذی‘ مسند احمد)

”میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔“ (ابن ماجہ)

”میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔“ (کنزالعمال)

ان ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس امر کی تصریح فرمائی گئی ہے کہ آپ آخری نبی و رسول ہیں‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اس عہدے پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے‘ ان میں سے ہر نبی نے اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دی اور گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تصدیق کی مگر کسی نئے آنے والے نبی کی بشارت نہیں دی بلکہ فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے لگ بھگ دجال اور کذاب پیدا نہ ہوں‘ جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“ (بخاری ومسلم)

”قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں‘ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں‘ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں‘ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ (ابوداؤد‘ ترمذی)

ان دو ارشادات میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مدعیان نبوت کے لئے ”دجال وکذاب“ کا لفظ استعمال فرمایا‘ جس کا معنی یہ ہے کہ وہ لوگ زبردست دھوکے باز اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے ہوں گے‘ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں

پھنسائیں گے' لہٰذا امت کو خبردار کر دیا گیا کہ وہ ایسے عیار و مکار مدعیان نبوت اور ان کے ماننے والوں سے دور رہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق چودہ سو سالہ دور میں بہت سے کذاب و دجال مدعیان نبوت کھڑے ہوئے جن کا حشر اسلام کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والے خوب جانتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری دور میں اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا۔ اسود عنسی نے کافی قوت پکڑ لی اور اس کا فتنہ یمن میں پھیل گیا۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ (جو یمن میں رہتے تھے) کو ایک خط ارسال فرمایا کہ اس فتنہ کا مقابلہ کرو اور اسود عنسی کا خاتمہ کر دو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال سے کچھ ہی عرصہ پہلے حضرت فیروز دیلمیؓ نے موقع پا کر اسود عنسی کو تہ تیغ کر کے اس کے فتنے کو ختم کر دیا' جس رات اسود عنسی مارا گیا' اس کے اگلے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ان الفاظ میں خوشخبری سنائی:

"گزشتہ رات اسود عنسی قتل کر دیا گیا اس کو مبارک گھر والوں میں سے ایک مبارک شخص نے قتل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! یہ کام کس نے انجام دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فیروز نے' فیروز کامیاب ہو گیا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد مسیلمہ کذاب کا فتنہ بھی زور پکڑ چکا تھا' چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک لشکر اس کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا۔ یمامہ کے میدان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور مسیلمہ کذاب کے لشکر کے درمیان ایک خوفناک اور خونریز جنگ ہوئی' جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے مسیلمہ کذاب سمیت اس کے اٹھائیس ہزار ماننے والوں کو تہ تیغ کیا' جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی تعداد مرتدین کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئی۔ مورخین نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس سالہ مدنی دور میں جو جہاد ہوئے ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی کل تعداد ۲۵۹ ہے جبکہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں مرتدین کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی تعداد ۱۲۰۰ ہے' جس میں سے ستر بدری اور ۷۰۰ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین قرآن کے قاری اور حفاظ تھے' جن میں مسجد قبا کے امام' چار بڑے قاریوں میں سے ایک بڑے قاری حضرت سالم مولیٰ حذیفہ رضی اللہ عنہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی زیدؓ بن خطاب' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب ثابت بن قیس بن شماس انصاری' مشہور صحابہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم اجمعین شامل ہیں۔

اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' اسوۂ صدیقی رضی اللہ عنہ اور اسوۂ صحابہ رضی اللہ عنہم ہمارے سامنے ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ سے صلح حدیبیہ نامی معاہدہ کیا۔ مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد یہودیوں سے میثاق مدینہ ہوا۔ عیسائیوں کا مشہور وفد' وفد نجران مسجد نبوی میں آ کر ٹھہرا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی سے اور حضرت صدیق اکبرؓ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے مسیلمہ کذاب سے کوئی صلح نہیں کی اور کسی قسم کی نرمی نہیں برتی اور نہ ہی کوئی وفد انہیں کو سمجھانے یا تبلیغ کرنے کے لئے بھیجا۔

اسی پر بس نہیں' بلکہ مسیلمہ کذاب کے بعد جس بدبخت نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اس کا بھی یہی حشر ہوا' مشہور عالم قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الشفاء" میں لکھتے ہیں:

"خلیفہ عبدالملک بن مروان نے مدعی نبوت حارث کو قتل کر کے سولی پر لٹکایا تھا اور بے شمار خلفاء اور سلاطین نے اس قماش کے لوگوں کے ساتھ یہی سلوک کیا اور اس دور کے تمام علماء نے بالاجماع ان کے اس فعل کو صحیح اور درست قرار دیا اور جو شخص مدعی نبوت کے کفر میں اس اجماع کا مخالف ہو وہ خود کافر ہے۔"

(ص:۲۵۷ جلد ۲)

انیسویں صدی کے اوائل میں مغربی استعمار اسلامی ممالک کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔ اس نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے اپنی سرپرستی میں بہت سی باطل تحریکوں کی بنیاد رکھی' جن میں سے ایک تحریک "قادیانیت" ہے' جس کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اس نے اسلام کا صحیح راستہ چھوڑ کر ارتداد کا راستہ اختیار کیا اور نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ حق تعالیٰ شانہ کی شان میں ہرزہ سرائی کا بھیانک مظاہرہ کیا' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی' اپنے آپ کو بعینہٖ محمد رسول اللہ کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان' نام و منصب اور مرتبہ سب پر غاصبانہ قبضہ کر لیا' حضرت عیسیٰ علیہ

السلام اور دیگر انبیاء کرام کی توہین وتحقیر کی‘ وحی نبوت کا دعویٰ کیا‘ قرآن کریم کو منسوخ قرار دیا‘ اپنی جعلی وحی کا نام قرآنی نام پر ”تذکرہ“ رکھا‘ اپنی خود ساختہ وحی کو قرآن کی طرح ہر خطا سے پاک سمجھا‘ قرآن پاک میں لفظی اور معنوی تحریفات کیں اور اسلام کو نعوذ باللہ مردہ اور لعنتی قرار دیا‘ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بازاری زبان استعمال کی اور ان پر طعن وتشنیع کے نشتر چلائے۔

مرزا قادیانی نے اپنے ماننے والے مرتدوں کی جماعت کو ”صحابہ رسول“ کے نام سے پکارا‘ اپنی بیوی کو ”ام المومنین“ کے نام سے تعبیر کیا‘ اپنے گھر والوں کو ”اہل بیت“ کا نام دیا‘ اصحاب الصفہ کے مقابلہ میں ”اصحاب الصفہ“ رسول مدنی کے مقابلے میں ”رسول قدنی“ گنبد خضراء کے مقابلے میں گنبد بیضا‘ روضہ اطہر کے مقابلے میں روضہ مطہر‘ تین سو تیرہ بدری صحابہ کے مقابلے میں اپنے تین سو تیرہ چیلوں کی فہرست تیار کی‘ جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو فرض قرار دیا۔

مرزا قادیانی نے اپنی ”جنم بھومی“ قادیان کو مکہ اور مدینہ سے افضل اور قادیان آنے کو ”ظلی حج“ قرار دیا‘ جنت البقیع کے مقابلے میں بہشتی مقبرہ تیار کرایا۔ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بگاڑا‘ اقوال صحابہ وبزرگان کو مسخ کیا‘ اولیاء امت اور علماء کرام کو مغلظات سنائیں‘ اپنے نہ ماننے والوں کو کافر‘ جہنمی‘ عیسائی‘ یہودی اور مشرک قرار دیا۔ مسلمانوں کو جنگلوں کے سور اور رنڈیوں کی اولاد کہا‘ تمام مسلمانوں سے معاشرتی مقاطعہ کا اعلان کیا‘ شادی بیاہ سے لے کر جنازہ‘ کفن دفن اور تمام معاملات میں بائیکاٹ کی تعلیم دی۔ اس سلسلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے چند حوالے ملاحظہ ہوں:

۱:...... ”آواہن خدا تیرے اندر اتر آیا۔“ (تذکرہ)

۲:...... ”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“ (دافع البلاء)

۳:...... ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو‘ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“ (دافع البلاء)

۴:...... ”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو‘ اب نئی خلافت لو‘ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے‘ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔“ (ملفوظات احمدیہ جلد دوم ص:۱۴۲)

۵:......

”کربلا ایست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم“
(نزول المسیح ص:۹۹)

ترجمہ: ”ہر وقت میں کربلا کی سیر کرتا ہوں اور سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔“

۶:...... ”مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا‘ ایک کھاؤ پیؤ‘ نہ زاہد نہ عابد‘ نہ حق کا پرستار‘ متکبر خود بین‘ خدائی کا دعویٰ والا۔“ (مکتوبات احمدیہ جلد ۳ ص:۲۱ تا ۲۴)

مرزا غلام احمد قادیانی کا آخری عقیدہ جس پر اس کا خاتمہ ہوا‘ یہی تھا کہ وہ ”نبی“ ہے‘ چنانچہ اس نے اپنے آخری خط میں جو ٹھیک اس کے انتقال کے دن شائع ہوا‘ واضح الفاظ میں لکھا:

”میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا‘ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر اس سے انکار کر سکتا ہوں‘ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔“
(اخبار عام ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء مجموعہ اشتہارات جلد سوم مباحثہ راولپنڈی ص:۱۳۶)

یہ خط ۲۳/مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا گیا اور ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو اخبار عام لاہور میں شائع ہوا‘ اور ٹھیک اسی دن مرزا قادیانی کا انتقال ہوا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک سو سال پہلے ۱۸۸۹ء میں اپنی جماعت کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۰۸ء میں جب اس کا انتقال ہوا تو اس کی جماعت میں کوئی اختلاف نہ تھا‘ دونوں گروپ کے لوگ مرزا غلام احمد کو نبی‘ رسول‘ مسیح موعود‘ مہدی معہود اور نجات دہندہ مانتے تھے۔

مرزا قادیانی کے انتقال کے بعد اس جماعت کا پہلا سربراہ حکیم نورالدین بنا‘ جس کا انتقال ۱۹۱۴ء میں ہوا۔ اس وقت تک بھی قادیانیوں کی جماعت قادیان اور جماعت لاہور کوئی الگ الگ جماعتیں نہ تھیں۔ اس چھ سالہ عرصے میں بھی محمد علی لاہوری‘ خواجہ کمال الدین‘ صدرالدین اور لاہوری پارٹی کے تمام افراد مرزا غلام احمد کو نبی اور رسول کہتے اور مانتے رہے۔ ۱۹۱۳ء میں محمد علی لاہوری اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے اخبار ”پیغام صلح“ میں حلفیہ بیان شائع ہوا‘ جس میں انہوں نے لکھا:

”ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو اس زمانہ کا نبی‘ رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔“
(پیغام صلح ۱۶/اکتوبر ۱۹۱۳ء)

حکیم نورالدین کے مرنے کے بعد اقتدار و اختیارات کے حصول کا جھگڑا ہوا کہ اب سربراہ کون

بنے گا؟ محمد علی لاہوری نے مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور اسے سربراہ ماننے سے انکار کر دیا اور قادیان چھوڑ کر لاہور چلے آئے۔ لاہور آ کر لاہوری گروپ نے عام مسلمانوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے مرزا غلام احمد کو مجدد اور مسیح موعود کہنے کا ڈھونگ رچایا‘ مگر جس شخص نے خود اپنی زندگی میں نبوت ملنے اور وحی آنے کا دعویٰ کیا ہو ایسے شخص کو مجدد تو کیا ایک مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے‘ وہ صرف کافر دجال اور کذاب ہی ہو سکتا ہے اور اس کے تمام پیروکار‘ چاہے وہ اپنا کوئی سا نام رکھیں‘ اسی زمرہ کفار میں شامل ہوں گے۔

یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ جب بھی کوئی مدعی نبوت کا دعویٰ کرے گا تو لامحالہ فوراً کفر و ایمان کا سوال اٹھ کھڑا ہوگا۔ اس کے ماننے والے ایک امت اور نہ ماننے والے دوسری امت قرار پائیں گے اور یہ اختلاف فروعی اختلاف نہ ہوگا بلکہ بنیادی اور اصولی ہوگا‘ جب مرزا قادیانی کی کتابیں دعویٰ نبوت و رسالت سے بھری پڑی ہیں اور نام نہاد خود ساختہ الہامات سے پُر ہیں جن کو وہ ”وحی“ کہتا ہے‘ اب یہ سوال نہیں کہ لاہوری‘ مرزائی‘ مرزا غلام احمد کو کیا مانتے ہیں یا کیا سمجھتے ہیں؟ بلکہ ہمیشہ یہی دیکھا جاتا ہے کہ مدعی اپنے بارے میں کیا کہتا ہے؟ کیونکہ مدعی کا قول سب سے مضبوط دلیل ہوتی ہے:

”مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری“

مثلاً اگر ایک شخص ڈاکٹر ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں ڈاکٹر ہوں اور فلاں میڈیکل کالج سے میں نے ایم بی بی ایس کیا ہے۔ دوسرا اس سے کہے کہ آپ ڈاکٹر نہیں ہیں‘ بلکہ انجینئر ہیں‘ تو ظاہر ہے کہ بات مدعی کی مانی جائے گی اور اس کو ڈاکٹر ہی سمجھا جائے گا۔

جب مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا مدعی نبوت ہونا ثابت ہو چکا ہے تو اسے مجدد‘ مصلح‘ عالم یا عام مسلمان ماننا کھلا ہوا کفر اور زندقہ ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ جیسے کوئی شخص ابوجہل کے بارے میں کہے کہ وہ مسلمان تھا۔ (نعوذ باللہ)

پوری دنیا کے علماء اور مسلمانوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے دونوں گروپ جو اپنے آپ کو ”احمدی“ کہتے ہیں (احمدی لاہوری اور احمدی قادیانی گروپ) کافر‘ زندیق‘ مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں‘ وہ ہرگز ہرگز اسلامی برادری کے فرد نہیں۔ بلکہ ہمارے نزدیک لاہوری گروپ‘ قادیانی گروپ سے بھی زیادہ خطرناک ہے کیونکہ یہ ”مجدد‘ مجدد“ کا ڈھونگ رچا کر عام مسلمانوں کے لئے زیادہ دھوکے کا باعث بن رہا ہے۔

۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے ان دونوں گروپ کے سربراہوں مرزا ناصر احمد اور صدر الدین لاہوری کو اسمبلی میں بلایا۔ ان دونوں نے وہاں اپنے دلائل دیئے‘ علماء اسلام کی طرف سے جواب دعویٰ داخل کیا گیا‘ پھر قادیانی گروپ کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر گیارہ دن اور لاہوری گروپ کے سربراہ صدر الدین پر دو دن تک جرح ہوتی رہی مگر وہ دونوں مسلمانوں کی کسی دلیل کا جواب نہ دے سکے‘ لہٰذا ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو علم و دلائل کی روشنی میں دونوں گروپوں کو بالاتفاق غیر مسلم قرار دیا گیا۔

ایک اہم مسئلہ جس کی جانب میں آپ حضرات کی توجہ مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں‘ وہ ان دونوں گروپوں کے ساتھ معاشرتی و مذہبی میل جول ہے‘ جو شریعت اسلامیہ کے اعتبار سے قطعاً ناجائز ہے۔ میں اس سلسلہ میں رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد دلیل کے طور پر پیش کروں گا جو اپریل ۱۹۷۴ء کے ایک بڑے اجتماع میں مکہ مکرمہ میں منظور ہوئی‘ جس میں اسلامی ممالک اور ۱۴۴ مسلم آبادیوں کی تنظیموں کے نمائندے شامل تھے‘ جس کی شق تین یہ ہے:

”مرزائیوں (دونوں گروپ) سے مکمل عدم تعاون‘ اقتصادی‘ معاشرتی اور ثقافتی ہر میدان میں مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے کفر کے پیش نظر ان سے شادی بیاہ کرنے سے اجتناب کیا جائے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔“

اس شق کے پیش نظر تمام دنیا کے وہ مسلمان جو ان دونوں گروپوں کی ضرر رسانی اور ان کے کفر و زندقہ کا بخوبی علم رکھتے ہیں اور وہ اس بات کو بھی جانتے ہیں کہ ان دونوں گروپوں کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف خرچ ہوتا ہے‘ انہوں نے ان دونوں گروپوں کا سوشل بائیکاٹ کر رکھا ہے کیونکہ ان کے ذہن میں ہے کہ ان کے ساتھ ادنیٰ سا تعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے اور جو لوگ یہ نہیں جانتے انہیں خبردار کیا جا رہا ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان جہاں کہیں بھی رہتے ہیں ان دونوں گروپوں سے مکمل بائیکاٹ کریں‘ ان کے ساتھ میل جول‘ اٹھنا بیٹھنا‘ خرید و فروخت‘ ان کی دعوت میں شریک ہونا یا ان کو دعوت پر مدعو کرنا بند کر دیں۔ اگر وہ مر جائیں تو ان کے کفن دفن‘ جنازے میں شریک نہ ہوں اور ان کے مردوں کو اپنے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیں۔

جب کہ میں پہلے بتلا چکا ہوں کہ اسلام

عیسائی اور یہودی وغیرہ اور دیگر غیر مسلموں کو برداشت کرتا ہے سوائے موالات (قلبی دوستی) کے' مواسات (ہمدردی' نفع رسانی) مدارات (ظاہری خوش اخلاقی)' سماجی تعلقات اور معاملات کی اجازت دیتا ہے۔ عیسائی کافر ہیں مگر ان کا نبی سچا تھا۔ یہودی خود غلط ہیں مگر جن کو وہ نبی مانتے ہیں وہ صادق تھے۔ سچے نبی کے جھوٹے پیروکاروں سے تعلقات ہوسکتے ہیں مگر کذاب و دجال کے پیروکاروں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں اور کفر کو اسلام کا لبادہ پہنا کر دھوکہ دینے والوں سے تعلقات نہیں رکھے جاسکتے' اسلام کی غیرت کا تقاضہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے محبت کی جائے اور گستاخان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور گستاخان اسلام سے نفرت کی جائے۔

ہم مانتے ہیں کہ مغربی ممالک میں ایسا نہیں ہوتا مگر مسلمان جہاں بھی ہے' وہ پہلے مسلمان ہے بعد میں کچھ اور' اگرچہ شریعت کے اصل حکم کو ہم یہاں جاری نہیں کرسکتے مگر کم از کم جس عمل کو ہم اپنا سکتے ہیں وہ تو اپنائیں اور وہ یہ ہے کہ ہم مرزائیوں کے دونوں گروپوں خواہ وہ لاہوری ہوں یا قادیانی' ان سے مذہبی' سماجی اور معاشرتی کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں۔ ہم نے اپنا فرض سمجھتے ہوئے آپ پر اس بات کو کھول دیا ہے اور اس سلسلے میں ملی رہنمائی کا مکمل فریضہ ادا کردیا ہے۔ اب آپ اپنی ذمہ داری نبھائیں۔

آپ حضرات سے آخری گزارش یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی مرزائی (قادیانی یا لاہوری گروپ) کو ہدایت دیدیں اور وہ مسلمان ہونا چاہے تو اس کے مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مرزا قادیانی سے اپنی علیحدگی اور برأت کا کھلم کھلا اظہار کرے۔ عام مجمع میں ثقہ گواہوں کے سامنے حلفیہ اقرار نامہ لکھے اور منہ سے کہتا جائے کہ میں فلاں بن فلاں ساکنہ فلاں مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال' کذاب' کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور اس کو نبی' رسول' مسیح موعود' مہدی معہود' مجدد' مصلح' عالم یا مسلمان نہیں مانتا اور اسی طرح اس کے ماننے والے گروہوں کو خواہ وہ مرزائی قادیانی ہوں یا مرزائی لاہوری (جو اپنے آپ کو احمدی قادیانی اور احمدی لاہوری کہتے ہیں) انہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ آج سے میرا تعلق ان سے ختم ہے اور آئندہ میں ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھوں گا۔ میرا مرزائی لاہوری یا قادیانی گروہ (جو اپنے کو احمدی قادیانی' احمدی لاہوری کہتے ہیں) سے جو تعلق تھا' اس پر میں سب لوگوں اور ان گواہوں کے سامنے توبہ کرتا ہوں اور اپنے اسلام لانے کا اعلان کرتا ہوں۔ یہ اسلام نامہ و توبہ نامہ ہر بالغ مرد و عورت کے لئے ضروری ہے۔ ہم نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے تعلق سے چند چیزوں پر روشنی ڈالی ہے:

☆......قادیانی اور لاہوری دونوں گروپوں کو کافر سمجھا جائے۔

☆......ان سے دنیا بھر میں مذہبی معاشرتی مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

☆......اگر ان میں سے کوئی مسلمان ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں سے اپنی علیحدگی اور برأت کا اظہار کرے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس ذمہ داری سے ضرور عہدہ برآ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆..........☆☆

بقیہ: حسن ظن

نہیں کہتا۔" اب میں اس واسطے آیا ہوں کہ آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ ان حضرات کو کبھی بُرا نہیں کہوں گا۔

اس لئے ہمیں اپنی برأت کے لئے اور اپنے اکابر کی برأت کے لئے کچھ نہیں کہنا' ان کی خدمات لوگوں کے سامنے ہیں' روز روشن کی طرح عیاں ہیں' البتہ بھی جو حضرات مخالف ہیں' دعا کریں ان کے لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے قلب میں صلاحیت پیدا فرمائے' غلط راستے سے حفاظت فرمائے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی متبع بنائے' آمین۔

یہ چند واقعات ان اکابر علماء و اہل اللہ کے بطور نمونہ ان سادہ لوح حضرات کے لئے تحریر کئے ہیں جو محبت خدا اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار ہیں اور غلط بیانی کرنے والے حضرات ان سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش میں مصروف ہیں' تاکہ وہ حضرات اچھی طرح سمجھ لیں کہ جن حضرات کے بارے میں بدظنی پھیلائی جارہی ہے وہ کیسے عظیم لوگ تھے' ایسے لوگوں کے بارے میں بدظنی سے اپنا ہی نقصان ہے' جب عام مسلمان کی بدظنی کو گناہ کبیرہ بتایا گیا ہے تو ان اولیائے کرام کے بارے میں بدظنی رکھنے سے کتنا نقصان ہوسکتا ہے؟ اللہ پاک حفاظت فرمائے' جو لوگ جان بوجھ کر غلط فہمیاں پھیلانے کے مشن میں مصروف ہیں' وہ بھی ذرا سوچ لیں کہ جن حضرات کے بارے میں وہ غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں' کل قیامت میں ان کی موجودگی میں' ان کے اور ہمارے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اللہ پاک کو کیا منہ دکھائیں گے؟ یہ طعنہ و تشنیع نہیں بلکہ فکر کرنے اور سوچنے کا مقام ہے۔ اللہ پاک ہم سب کی حفاظت فرمائے' ہدایت سے نوازے۔ آمین۔ ☆☆

علمائے کرام سے حسن ظن رکھئے

علمائے دیوبند کی خدمات وواقعات کے پس منظر میں لکھی گئی ایک نادر تحریر

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کو نبی منتخب فرما کر دنیا میں مبعوث فرمایا۔ اس انتخاب میں نہ کسی مخلوق کی محنت اور مشورے کو دخل ہے اور نہ کسی کی ذاتی مہارت کو' اس کا انحصار اس وحدہ لاشریک کے انتخاب پر ہے' جس جس کو چاہا اس عظیم منصب کے لئے منتخب فرمایا' اس حکیم وقادر مطلق نے اپنے حکمت بھرے فیصلے سے سردار دو جہاں' نبی مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پاک جماعت کا سردار' سرتاج اور خاتم بنا کر بھیجا اور اس شان کے ساتھ کہ اس عظیم منصب کی تکمیل آپ کی ذات مبارکہ کے ساتھ کردی گئی' اب قیامت تک اس منصب پر کوئی نیا سرفراز نہیں ہوسکتا' بلکہ صاف اور واضح الفاظ میں اس بات کا اعلان کردیا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو کوئی گستاخ اس قسم کا دعویٰ کرے گا کہ وہ اس منصب پر سرفراز کیا گیا ہے' وہ کذاب اور دجال ہوگا۔ اس کا دعویٰ سنا ہی نہیں جائے گا' کیونکہ اس کی گنجائش ہی نہیں ہے کہ کوئی اس قسم کا دعویٰ پیش کرے۔ البتہ حدیث پاک میں یہ بھی پیشگوئی ہے کہ تیس آدمی اس قسم کا دعویٰ کریں گے اور وہ کذاب اور دجال ہوں گے۔ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟ اس کا عملی نمونہ خود خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک میں موجود ہے کہ اس مدعی کذاب کو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی طرح کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

جب اس منصب کی اہمیت اور اس کی حدود اور تحفظ کو آپ سمجھ گئے' تو اب اس بات کا بھی سمجھنا ضروری ہے کہ اس عظیم منصب کا مقصود کیا ہے؟ یہ کوئی ڈھکا چھپا' پراسرار یا خفیہ مسئلہ نہیں بلکہ صاف' کھلا ہوا اور واضح امر ہے کہ نبوت کا مقصد دعوت الی اللہ ہے۔ اس عظیم کام کے لئے اللہ پاک نے اپنے جن مقدس بندوں کو منتخب فرمایا وہ انبیاء ورسل کہلائے اور ختم نبوت کی وجہ سے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہر فرد پر دعوت دین کا مبارک اور عظیم عمل عائد کردیا گیا اور اس اعزاز سے یہ امت خیر امت کہلائی۔ اس

مولانا محمد رحمت اللہ

خیر امت کا اولین طبقہ جو اس حقیقت کو سو فیصد براہ راست مشکوٰۃ نبوتؐ سے حاصل کرچکا تھا (یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) اپنے اس فریضہ کی انجام دہی کے لئے ملکوں ملکوں پھرا اور اپنی زندگیاں اس کام میں صرف کیں' جس کے نتیجہ میں اللہ پاک نے پورے عالم میں اس مبارک کام کے پہنچنے کی سبیلیں تابعین' پھر تبع تابعین وعلیٰ ہذا اولیاء کرام کی شکل میں ظاہر فرمائیں۔ ہر پڑھنے لکھنے والا صاحب علم' ذی شعور اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ ان نفوس قدسیہ کو اس مبارک کام کی دھن اس قدر سوار رہتی تھی کہ اپنا مال ومتاع' اہل وعیال' عزیز واقارب' اقرباء ومتعلقین حتیٰ کہ آبائی وطن تک دعوت دین کے تقاضوں میں ان کے لئے کبھی رکاوٹ نہ بن سکے' بلکہ بعض مرتبہ انہیں ان سب چیزوں کو خیرباد کہنا پڑا' اس کے نتیجے میں اللہ پاک نے کروڑوں بندگان خدا کو نیز بڑی بڑی بستیوں' شہروں اور ملکوں کو ہدایت سے نوازا' جس کی مثال ہمارے اس برصغیر میں حضرت محمد بن قاسم پھر خواجہ معین الدین چشتیؒ' اجمیری' حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ' وغیرہ کی شکل میں سامنے ہے جو سب کے علم میں ہے۔

ان لوگوں نے دعوت دین کے تقاضوں پر اپنے گھروں کی فکر نہیں کی۔ اہل وعیال کو فقر وفاقہ سے گزرنے دیا' اپنی ذاتوں کو مٹا کے چھوڑا لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے قلوب کو غنا سے بھر دیا' مالداروں کے اموال اور سلاطین وبادشاہوں کے جاہ وجلال کو ان کے قدموں میں لا ڈالا' اللہ کے دیئے ہوئے غنائے قلبی کے نتیجے میں یہ حضرات اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال یا خاندان کے لئے دنیاوی چیزوں کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا یہ مبارک سلسلہ تا قیام قیامت یوں ہی جاری رہے گا اور اس کے لئے اللہ کے منتخب بندے اس پاک ذات کی توفیق سے ان ہی اسلاف کے نقش قدم پر قربانیاں دیتے رہیں گے اور ان کے نتیجے میں ہی اللہ تبارک وتعالیٰ انسانیت کو ہدایت سے نوازتا رہے گا اور قربانیاں دینے والوں کو قبولیت کے اعلیٰ درجات سے سرفراز کرتا رہے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ دین

قیامت کی صبح تک باقی رکھنا ہے اور اس کی بقا کا ذریعہ اس عالم میں بندوں کو ہی بننا ہے۔ اب یہ ہر آدمی کے لئے فکر کی بات ہے کہ وہ نہایت فکر مندی اور انکساری کے ساتھ اس بات کو سوچے کہ اللہ تعالیٰ کے پاک نبیوں، خاتم النبیین، صحابہ کرام اور اسلاف امت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اس مبارک مشن کے پھیلنے، ترقی، تکمیل اور نفع کا وہ شخص ذریعہ بن رہا ہے یا خدانخواستہ اس کا کوئی حصہ اس کام میں بالکل نہیں ہے، بلکہ اس بات کو نہایت سوز مندی اور دردِ دلی سے سوچ لینا چاہئے کہ کہیں وہ اس عظیم مبارک کام میں نقصان یا رکاوٹ کا سبب تو نہیں بن رہا ہے، اگر ایسا ہے تو اس سے زیادہ خسارہ اور بدقسمتی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟

اس ساری تفصیل سے اصل مقصود ان حضرات کو متوجہ کرنا ہے جن کے آباؤ اجداد کی برکت سے یہ خطہ دین و ایمان کی دولت سے سرفراز ہوا اور یہاں اسلام کی نورانی شمع روشن ہوئی، اس کے نتیجے میں چاروں طرف ایمان و عمل، مساجد، خانقاہیں وجود میں آئیں۔ فجزاہم اللہ خیر الجزاء۔ ان حضرات کی روشن کی ہوئی اس مشعل کو وقت کے علماء کرام اور اولیاء عظام نے قسم قسم کی تند و تیز آندھیوں میں روشن رکھنے کی کوشش کی۔ چنانچہ باطل کی لاکھ محنتوں کے باوجود یہ شمع روشن رہی۔ ماضی قریب میں بھی ایسی اولوالعزم ہستیوں سے ہمارا وطن خالی نہ رہا، اور ان ہستیوں میں سے اکثر کا تعلق اکابر اولیاء دیوبند سے رہا۔

لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ دین کی مشعل روشن کرنے والوں کے ساتھ ہر زمانے میں زیادتیاں بھی کی گئیں۔ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا ستایا گیا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کس قدر تکلیفیں دی گئیں؟ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ پر کس قدر آزمائشیں آئیں؟ ان بزرگان دین پر کس قدر پریشانیاں ڈالی گئیں؟ تاریخ کا مطالعہ کرنے والے اس سے بے خبر نہیں۔ اس وقت بھی ہمارے بعض نادان دوست اکابر علماء و اولیاء کرام کے خلاف غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم ان لوگوں کا جواب دیں، مناسب معلوم ہوا کہ یہاں ان اکابر علماء و اولیاء کے بارے میں چند واقعات کا تذکرہ کیا جائے تاکہ ہر سلیم الفطرت اور سلامتی طبع رکھنے والا شخص اپنے ایمان کو محفوظ رکھے اور اپنی عاقبت کو خراب ہونے سے بچائے کیونکہ: ''جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے، میرا اس سے اعلان جنگ ہے'' کا ارشاد باری تعالیٰ سامنے ہے۔ ہر آدمی کو یہ سوچنا ضروری ہے کہ میں خود گناہگار ہوں، دین کا حق ادا نہیں کر سکتا، اس بات کا امیدوار ہوں کہ قیامت میں شفاعت نصیب ہو، کہیں ایسا تو نہیں کہ بلاوجہ میرے ذہن کو خراب کیا جا رہا ہو، اور جن لوگوں کے بارے میں میرے دماغ میں غلط فہمی اور بدظنی پیدا کی جا رہی ہے، اگر وہ اہل اللہ اور ولی اللہ ہوئے تو کہیں اللہ پاک کے اعلان جنگ کا میں مستحق تو نہیں بن رہا ہوں، یہ سخت فکر مندی کی بات ہے۔

جن حضرات اکابر کے بارے میں مختلف نادان غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں، ان میں سے چند ایک کے بارے میں مندرجہ ذیل واقعات بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں، یہ واقعات عصر حاضر کی متعارف و مشہور شخصیت فقیہ الامت، جامع شریعت و طریقت، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائے ہیں اور ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔

حضرت حاجی صاحبؒ کی بیعت کا واقعہ:

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نور اللہ مرقدہٗ نے خواب میں دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار عالی لگا ہوا ہے، مگر مجھے وہاں جانے کی ہمت نہیں ہو رہی ہے، میرے ماموں بھی وہاں پر موجود تھے، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر ایک بوڑھے نحیف شخص کے ہاتھ میں دے دیا، پھر آنکھ کھل گئی۔

ان بزرگ کی تلاش میں حضرت حاجی صاحبؒ نے متعدد مقامات کا سفر کیا، مگر کامیابی نہ ہوئی، سخت حیرانی ہوئی، کچھ روز بعد انہوں نے اپنے استاد مولانا قلندر صاحب جلال آبادی سے یہ خواب بیان کیا، انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ذرا لوہاری (ایک گاؤں کا نام) تو جاؤ، وہاں میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ موجود تھے، دیکھا تو وہی بوڑھے نحیف شخص ہیں جو خواب میں دیکھے تھے، فوراً قدموں میں گر پڑے، میاں جی صاحب نے سینہ سے چمٹایا اور ارشاد فرمایا کہ تمہیں اپنے خواب پر بہت اعتماد ہے۔ حضرت حاجی صاحبؒ اسی کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ یہ میرے شیخ کی سب سے پہلی کرامت تھی جو میرے دیکھنے میں آئی کہ بغیر ذکر کئے خواب کا علم ہو گیا۔

حضرت گنگوہیؒ کے چند واقعات:

ایک صاحب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بکثرت ہوا کرتی تھی، ایک مرتبہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کیسے آدمی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ایسے آدمی ہیں کہ ایک طرف ان کے مولانا خلیل احمدؒ ہوں گے، ایک طرف مولانا یحییٰؒ ہوں گے، ایک جماعت علماء کی ان کے پیچھے ہوگی، ایک جم غفیر مسلمانوں کا ان کے ساتھ ہوگا، ان سب کو لے کر جنت میں داخل ہوں گے۔''

ایک صاحب گنگوہ میں حضرت گنگوہیؒ کی مجلس میں بہت روتے تھے' ویسے بھی کثرت سے روتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے ان سے دریافت فرمایا کہ اتنا کیوں روتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ حضرت! دوزخ سے ڈر لگتا ہے' وہ آگ کیسے برداشت ہوگی؟ فرمایا: نہیں! نہیں! گھبرانے کی کوئی بات نہیں' مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے کہ تیرے آدمیوں کو دوزخ میں نہیں بھیجا جائے گا۔

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کا ایک واقعہ:

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ مسجد نبوی میں درس حدیث دے رہے تھے کہ مسئلہ آ گیا حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ حضرت نے اس کو ثابت کیا' طلبہ نے اس پر اشکال کیا' حضرت نے جواب دیا' پھر اشکال کیا' پھر جواب دیا' پھر اشکال کیا' حضرت نے یکدم گردن موڑ کر اس طرح سے دیکھا (روضہ اقدس کی طرف) طلباً نے سوچا کہ کیا بات ہوئی کہ اس طرح سے اچانک مڑ کر دیکھا؟ مڑ کر دیکھا تو روضہ اقدس وہاں موجود نہیں' عمارت غائب ہے' کھلی جگہ ہے' صاف اور اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں' اس کے بعد حضرت پھر کتاب کی طرف متوجہ ہو گئے' وہ بھی اور طلباً بھی' پھر روضہ اقدس کی طرف دیکھا تو وہ اسی طرح موجود تھا' اس قسم کی چیزیں ہوئی ہیں' اب بھی ہو سکتی ہیں' اگر اللہ تعالیٰ کسی پر کرم فرما دے۔

حضرت سہارنپوریؒ اور حضرت مدنیؒ کے واقعات:

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ایک خلیفہ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ تھے۔ انہوں نے دین کی خدمت کی' اہل بدعت سے مناظرے کئے' ان کو شکستیں دیں' حال یہ ہے کہ روضہ اقدس پر مدینہ پاک میں کھڑے ہو کر وہاں تراویح میں پورا قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا۔

روضہ اقدس پر حاضر ہوئے' صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لئے تمام بدن کانپ جاتا تھا سر سے پیر تک' آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔

حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کا حال ابھی بتا ہی چکا ہوں' جو صاحب ان کے ساتھ تھے مدینہ منورہ میں انہوں نے بتلایا کہ حضرت روضہ اقدس کے سامنے کھڑے ہوتے تھے' گردن جھکی ہوئی' بالکل خاموش' آواز نہیں نکالتے تھے ادب کی وجہ سے' آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے تھے' ایک گھنٹہ' ڈیڑھ گھنٹہ بالکل اسی طرح کھڑے رہتے تھے' صلوٰۃ وسلام پڑھتے تھے' کیا یہ سب کچھ بغیر عشق کے ہوتا تھا؟ محبت وعشق اصل تو قلب میں پیدا ہوتا ہے' اس کا اثر سارے جسم پر ہوتا ہے' آنکھوں پر بھی' وہ اتباع سنت اس کے اندر آ جاتا ہے' ہر چیز کا یہی حال ہے' صرف نام رکھنے سے اتباع سنت نہیں ہوتا۔

عشق ومحبت کی علامت:

اور علامت کیا ہے عشق کی؟ ہر شخص دعویٰ کر سکتا ہے کہ مجھے عشق ہے۔ عشق کا حال تو یہ ہے کہ جس قدر کسی شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہوگا' اسی قدر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرے گا۔ اپنی زندگی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق بنائے گا' یہ اس کی علامت ہے: ''آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو' محبت کی شرط اتباع کو بتایا ہے: ''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہو سکتا' جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے طریقہ (شریعت) کے تابع نہ ہو۔''

حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ آدمی معارف بیان کرے' مکاشفات بیان کرے' دوسرے عالم کی اونچی اونچی چیزیں بیان کرے' ان کی وہ حیثیت نہیں جو ایک معمولی چیز کی ہے جو سنت کے مطابق ہو۔ مثلاً استنجا کرے سنت کے مطابق' اس کی جو حیثیت ہے وہ اونچے سے اونچے معارف کی بھی نہیں' یہ لوگ محبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے' محبت اور عشق کی علامت یہ ہے کہ زندگی کا ہر گوشہ اتباع سنت سے منور ہو' جو کام کرے یہ سوچتے ہوئے' جھجکتے ہوئے کرے کہ کہیں یہ سنت کے خلاف تو نہیں؟

محبت تو قلبی چیز ہے' دعویٰ کوئی بھی کر سکتا ہے' نعرہ کوئی بھی لگا سکتا ہے کہ ہم ہیں محبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' لیکن اس کی علامت یہ ہے کہ اتباع سنت ہو۔

حضرت شیخ الہندؒ کا اتباع سنت:

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ایک خلیفہ ہیں مولانا محمود حسنؒ شیخ الہندؒ' دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس رہے' ساری عمر حدیث شریف پڑھائی' سیاست میں اٹھے ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے' گرفتار ہو گئے' کئی برس مالٹا میں اسیری میں رہے' سخت سے سخت سزائیں دی گئیں مگر وہ اپنی بات کے بڑے پکے اور مضبوط تھے' سینہ پر ان کے نشانات تھے' پسلیوں پر نشانات تھے' مالٹا سے جب واپس تشریف لائے' معلوم ہوا کہ تہجد کے وقت جب حضرت وہاں اٹھتے تھے سردی زیادہ تھی' لوٹے میں پانی لے کر حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ اپنے پیٹ سے لگا لیتے تھے' تا کہ پیٹ کی گرمی سے اس کی ٹھنڈک کچھ کم ہو جائے' اس سے وضو کرتے تھے اور نماز کی نیت باندھ کر کھڑے ہو جاتے تھے جو گورے (انگریز سپاہی) پہرے پر تھے وہ سنگین (لاٹھی جس کے آگے چھری سی ہوتی ہے) سے کچوکے نماز پڑھتے پڑھتے سینہ پر اور

جیلوں پر دیتے تھے' ان کا جو افسر تھا وہ بھی انگریز تھا' اس نے کہا: ارے کیا غضب کرتے ہو؟ یہ ایسا شخص ہے کہ اگر تم نے قتل کرکے جلا بھی دیا تو اس کے خون سے خاک سے "حق حق" کی آواز آئے گی' ان کا حال یہ تھا کہ جمعہ کا دن آتا' کپڑے دھوتے' غسل کرتے' جمعہ کی تیاری کرکے جیل کے دروازے تک آتے مگر جیل کا دروازہ تو بند ہوتا تھا' جہاں تک اپنے بس میں تھا کہ جمعہ کی تیاری کی' غسل کیا' اس میں کمی نہیں کی' آتے ہیں نماز کے لئے جمعہ کی تیاری کرکے' آگے دروازہ بند ہے' دو آنسو ٹپکا کر واپس ہوجاتے' اپنے ہاں ظہر کی نماز پڑھ لیتے۔

قربانی کے لئے گائے پالتے سال بھر تک' اس کو خود نہلاتے' گھاس دانہ خود کھلاتے' گائے کو بھی اتنا تعلق ہوجاتا کہ جب سبق پڑھانے کے لئے گھر سے چلتے تو گائے پیچھے پیچھے آتی اور دارالعلوم کے دروازے پر بیٹھ جاتی' بارہ بجے سبق پڑھا کر فارغ ہوکر چلتے تو گائے ساتھ ساتھ چلتی اور جب قربانی کا زمانہ قریب آجاتا تو گائے کا گھاس کم کرتے اور بجائے گھاس کے دودھ جلیبی کھلاتے بالٹی میں بھر بھر کر اور اس کو مہندی لگاتے' پھول بناتے اس کی کمر پر' اس کو خوشنما بناتے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا کے راستے میں اپنا محبوب مال خرچ کرو' اس سے محبت بہت ہوجاتی ہے' بقرعید کی نماز پڑھ کر اس کو ذبح کرتے اور کچھ آنسو ٹپکایا کرتے اور اگلے سال کے لئے قربانی کے واسطے اسی وقت سے دوسری گائے خرید لیتے۔

رمضان میں رات' رات بھر نہیں سوتے' خود حافظ نہیں تھے لیکن دوسرے لوگوں کو قرآن پاک سنانے کے لئے تجویز کرتے تھے' ایک کو بلایا' ایک پارہ اس نے پڑھا' رات بھر نفلوں میں اسی طرح مشغول رہتے تھے۔ نفلیں پڑھتے پڑھتے ایک مرتبہ پیروں پر ورم آگیا' اس روز بہت خوش ہوئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں پر بھی ورم آتا تھا نماز پڑھتے ہوئے' آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع نصیب ہوا۔

علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا اتباع سنت:

ہمارے حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ اتنے بیمار ہوئے کہ کھڑے نہیں ہوسکتے تھے' دو کھڑاؤں بنوائے تھے' ان کو زمین پر ٹیک کر بیٹھ بیٹھ کر مسجد میں نماز کے لئے جاتے تھے' اس قدر اتباع سنت کا اہتمام تھا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل سامنے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مرض الوفات میں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض الوفات ہے' غشی طاری ہے' جب طبیعت کو کچھ سکون ہوا اور مرض کی شدت میں کچھ افاقہ ہوا تو ارشاد فرمایا کہ سات مشکیں پانی کی میرے سر پر ڈالو' شاید کچھ سکون ہو اور میں لوگوں کو کچھ وصیت کرسکوں۔ چنانچہ حسب الحکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سات مشکیں ڈالی گئیں' اس طرح غسل سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گونہ سکون ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سہارے مسجد میں تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ (البدایہ والنہایہ)

حضرت مدنیؒ کا ایک اور واقعہ:

ایک مرتبہ حضرت مدنیؒ کے یہاں سالن دو برتنوں میں آگیا' عادۃً ایک سالن بڑے برتن میں آیا کرتا تھا' اسی کے چاروں طرف سب بیٹھ کر کھایا کرتے تھے' اس دفعہ کوئی صاحب بیمار تھے' ان کے واسطے سالن علیحدہ آگیا تو حافظ محمد حسین صاحب نے کہا کہ حضرت! اب سالن دو دو طرح کا کھایا جایا کرے گا' کہیں حدیث میں دو سالن کھانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے؟ اس پر حضرت مدنیؒ نے ابوداؤد شریف کی روایت بیان نہیں فرمائی (جس میں دو سالن کا تذکرہ ہے) بلکہ یہ فرمایا: مجھ سے اتباع سنت کہاں ہوسکتا ہے؟ میں تو پیٹ کا کتا ہوں۔ یہ ان حضرات کا حال تھا۔

اشاعت دین اور خدمت حدیث نبویؐ:

جس قدر کسی شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہوگا اسی قدر سنت کا اتباع کرے گا' اپنی زندگی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق بنائے گا' اسی قدر دین کی اشاعت کرے گا' یہ اس کی علامت ہے' اب دیکھ لو اکابر' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ علمائے دیوبند کو عشق ہے' محبت ہے' ساڑھے چھ سو طلباء آج بھی دارالعلوم دیوبند میں بخاری شریف پڑھنے والے موجود ہیں (یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ حیات تھے)' جو رات دن حدیث پڑھتے ہیں۔ بخاری شریف کو چھاپنے والے دیوبندی' پہلے چھپی ہوئی نہیں تھی' حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری نے چھپوائی۔ اس پر حاشیہ لکھا' جس میں فتح الباری' قسطلانی' عینی کا خلاصہ حاشیہ پر درج ہے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی بخاری شریف کی تقریر عربی میں چار جلدوں میں "فیض الباری" کے نام سے چھپ کر آچکی ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے بذل المجہود لکھی' پانچ جلدوں میں ابوداؤد شریف کی شرح کی' رد روافض میں مطرقۃ الکرامہ اور براہین قاطعہ جیسی کتابیں لکھیں اور ایک زمانہ تک دورۂ حدیث شریف

تک کی پوری کتابیں حضرت نے خود پڑھائیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ نے موٹی موٹی چھ جلدوں میں موطا امام مالکؒ کی شرح کی جو آج ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ مصر میں چھپ رہی ہے اور نہ جانے کہاں کہاں چھپ رہی ہے۔

حضرت گنگوہیؒ کی الکوکب الدری، لامع الدراری وغیرہ، کتنی خدمت کی حدیث کی۔ مفتی اعظم ہند حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کے فتاویٰ "کفایت المفتی" کتنی جلدوں میں چھپے ہیں۔ حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحبؒ کے فتاویٰ کتنی جلدوں میں چھپ چکے ہیں۔ حکیم العصر حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے فتاویٰ کئی جلدوں میں چھپے ہوئے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی تعلیم دینے والے، فقہ، حدیث، تفسیر پڑھانے والے علماء دیوبند ہیں، کتنے لوگ ایسے ہیں جو غصہ میں بھرے ہوئے آئے کہ علماء دیوبند کا مقابلہ کریں گے، ان کی مخالفت کریں گے، لیکن جیسے ہی دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے، دارالحدیث میں دیکھا، قال اللہ تعالیٰ، قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آوازیں سنیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے، فوراً تائب ہو گئے اپنی بدعات سے۔

حضرت حاجی امداد اللہؒ کے خلیفہ ہوئے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ۔ ان میں سے ہر ایک نے دین کی بڑی بڑی خدمات انجام دیں۔ اول الذکر حضرات نے جہاد کے اندر خوب بہادری سے کام کیا، تصنیف وتالیف کے ذریعہ سے بھی دین کی خوب اشاعت کی۔

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے قرآن پاک کی تفسیر (بیان القرآن) لکھی، علم حدیث میں اعلاء السنن لکھوائی، فقہ حنفی کے فروغ کے لئے مختلف کتابیں لکھیں، علم تصوف پر خوب کام کیا، اس کے اندر کتابیں تصنیف کی۔ مثل التکشف عن مہمات التصوف، بوادر النوادر وغیرہ۔

غرض جہاں بھی جائے دین کی اشاعت کریں۔ یہ تڑپ ہونی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ مخلوق خدا کے پاس دین پہنچ جائے، اسی مقصد کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اسی مقصد کی تکمیل کے واسطے کہ دین کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو۔

حضرت گنگوہیؒ کا واقعہ:

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو گرفتار کر کے جیل میں رکھا گیا، وہاں کسی شخص کو، کسی مجرم کو حضرت نے قرآن پاک شروع کرا دیا، حضرت کی جیل کی مدت پوری ہو گئی، رہائی کا پروانہ مل گیا کہ آپ جا سکتے ہیں، اس شخص نے (جس کو قرآن پاک شروع کرادیا تھا) کہا کہ حضرت! آپ جا رہے ہیں، میرا تو قرآن شریف رہ گیا، مکمل نہیں ہوا۔ حضرت مولانا گنگوہیؒ نے فرمایا: نہیں! میں نہیں جا رہا ہوں، میں ٹھہروں گا، چنانچہ اس کا قرآن پاک پورا کرانے کے لئے جیل میں خود ٹھہرے رہے، اس کا قرآن شریف پورا کرا کے جیل سے باہر آئے۔ حکومت کہتی ہے کہ آپ کی مدت پوری ہو گئی ہے مگر یہ کیوں جائیں؟ وہاں قرآن شریف پورا کرانا ہے، دین کی اشاعت جیل کے ساتھ ساتھ چل رہی ہے۔

مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ کے واقعات:

حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ یہ بھی بیعت تھے مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے، ان کی برکت سے یہ تبلیغ کا سلسلہ پھر سے ساری دنیا میں جاری ہے، مکہ مکرمہ میں، مدینہ طیبہ میں، منیٰ میں، مزدلفہ میں، عرفات میں، جہازوں پر، ریلوں پر، ہر جگہ جاری ہے۔

حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ جب مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، وہاں پہنچ کر بیت اللہ کا پردہ پکڑ پکڑ کر دعائیں کیں کہ یااللہ! جو لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں، ان پر بھی مہربانی اور کرم فرما اور جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں، ان پر بھی مہربانی اور کرم فرما، وہ اپنے مخالفین کے لئے دعائیں کرتے ہیں، اور ایسا مجاہدہ کیا ہے شروع شروع میں تبلیغ کے سلسلہ میں کہ حیرت ہوتی ہے، اللہ الصمد، دبلے پتلے چھوٹے سے آدمی، مگر جوش تھا، رات کو رو رہے ہیں، سارے گھر میں اٹھ کر رات کو گشت کر رہے ہیں، گھوم رہے ہیں، ہائے میں کیا کروں؟ ہائے میں کیا کروں؟ بیوی کی آنکھ کھل گئی، بیوی نے کہا: کیا بات ہے، کچھ پیٹ میں درد ہے؟ کیا تکلیف ہے؟ کہا اللہ کی بندی! تو پڑی سو رہی ہے تو بھی اٹھ جا، چار آنکھیں رونے والی ہو جائیں گی خدا کے سامنے، میں نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کی نہریں دیکھی ہیں (خواب میں) چنانچہ اسی سال ۱۹۴۷ء کے ہنگامے پیش آئے، اتنے مسلمان قتل ہوئے کہ خدا کی پناہ۔

حضرت شیخ الحدیث کے واقعات:

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کا ہندوستان سے مدینہ طیبہ جانے کا ارادہ تھا، ایک صاحب نے ان کے جانے سے پہلے خواب دیکھا کہ وہاں مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم انتظار فرما رہے ہیں شیخ کا، اور ایک مجمع ہے، اس مجمع میں سے کوئی ایسا نہیں جو پہلے سے دیکھا ہوا ہو، کون لوگ ہیں؟ یہ معلوم نہیں، سامان جانا شروع ہوا حضرت شیخ کا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں اس کو ادھر رکھو، پھر حضرت شیخ گئے، معانقہ فرمایا اور فرمایا: او ہو!

مولوی زکریا بہت ضعیف ہوگئے فرمایا: اچھا فلاں دوا لاؤ' وہ دوا اپنے دست مبارک سے کھلادی' دوا کا نام یاد نہیں' اب وہاں سے خط آتا ہے یہاں تعبیر کے واسطے' قرعہ فال بنام من دیوانہ (مفتی محمود حسنؒ) زدند کہ دوا کا نام یاد نہیں' اب کیا کریں؟

میں نے کہا: کوئی ضرورت نہیں دوا کا نام یاد رکھنے کی' یہ نہیں ارشاد فرمایا کہ فلاں دوا ان کو کھلاؤ یا یہ کہ فلاں دوا کھاؤ بلکہ منگا کر خود کھلادی' نام یاد نہیں تو نہ سہی' کیا حرج ہے؟ یہ تاکید تو نہیں فرمائی کہ فلاں دوا کھلاؤ' اگر ذمہ داری سر ڈالی جاتی کہ فلاں دوا کھاؤ تب نام یاد رکھنے کی ضرورت تھی' وہ تو کھلادی ضعف کی دوا' وہاں کی حاضری' سینے سے لگانا بس۔

ادھر شیخ کا یہ حال' تقاضا بہت کہ روضہ اقدس پہ حاضری دیں' مگر جج کا زمانہ دور' قریب ہر جگہ جماعتیں ہورہی تھیں' جس جگہ پر قیام تھا مدرسہ شرعیہ میں' وہاں تک جماعتیں ہوتی تھیں' ادھر طبیعت پہ تقاضا حاضری کا (روضہ اقدس پر) فرمایا: اچھا مجھے کوٹھے پر لے چلو' تو اوپر کی منزل پر لے جاکر کہ وہاں سے روضہ اقدس کا گنبد خضراء نظر آرہا تھا' وہاں سے صلوۃ وسلام پڑھا۔

ایک صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور پاس میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ہیں اور ذرا ہٹ کر شیخ (مولانا محمد زکریا صاحبؒ) بیٹھے ہیں۔ حضرت مولانا رشید احمدؒ عرض کررہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان میاں زکریا کو آپ کی خدمت میں حاضری کا بڑا شوق ہے' لیکن چاہتا تھا کہ کچھ اور کام لیا جاتا ان سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں شوق تو ان کو بہت ہے' میں بھی چاہتا تھا کہ کچھ اور کام لے لیا جاتا' ان کی طبیعت میں جو تقاضا تھا کہ کسی طرح سے جلدی موت آجائے پہنچ جاؤں' جلدی حضرت کی خدمت میں' اب وہ تقاضا ختم ہوگیا' یہی سوچتے تھے کہ میں کس کام کا' دنیا میں کیا کام کرسکتا ہوں؟ بے کار پڑا ہوں۔ تو بس اس وقت اطمینان ہوگیا کہ کام لینے والے تو وہ ہیں' مجھے تھوڑا ہی کہا کہ تم کام کرو' کام لیں گے تو وہ لیں گے' میرے ذمہ تھوڑا ہے۔

ایک صاحب نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں' پاس ایک صندوق رکھا ہے' اس میں عمدہ کپڑے رکھے ہوئے ہیں' اس میں جبہ بھی ہے' عمامہ بھی ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں: میں نے زکریا کے لئے رکھ رکھا ہے۔

بیان القرآن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت:

ایک صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں' کسی آیت کا مطلب اس (خواب دیکھنے والے) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیان القرآن'' میں دیکھو' بیان القرآن تفسیر ہے حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی لکھی ہوئی۔ ان صاحب نے یہ خواب حضرت مولانا تھانویؒ کو لکھا تو حضرت مولانا تھانویؒ نے فرمایا: بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست کہ اگر اس خوشخبری پر اگر میری جان قربان ہو تو ٹھیک ہے' پھر ساری رات نہیں لیٹے' برابر درود شریف پڑھتے رہے۔

اور دیکھئے حوصلہ' کتنی بلند بات ہے' حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ بھئی! مولانا احمد...... صاحب ہم لوگوں کو برا کہتے ہیں' غصہ ہے ان کو' شاید وہ یہی سمجھتے ہوں کہ ہم گستاخی کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں' اس وجہ سے وہ غصہ کرتے ہیں' یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑا قابل قدر ہے' کیا بعید ہے کہ یہی جذبہ ان کے لئے ذریعہ نجات بن جائے۔

اگرچہ یہ بات (کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں) بالکل غلط ہے۔ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی نہیں کرتے' لیکن جس شخص کو وہ یہ سمجھیں کہ وہ گستاخی کرتا ہے' اس شخص کے متعلق غصہ ہونا ہی چاہئے۔

وہ اس چیز کو ان کے لئے ذریعہ نجات تجویز کرتے ہیں اور یہ بڑی سے بڑی عبادتوں کو بھی ذریعہ نجات تجویز کرنے کے لئے تیار نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی دی:

لکھنؤ میں ایک صاحب رہتے تھے مولانا وارث حسنؒ کے صاحبزادے مولانا وارث حسن صاحبؒ حضرت گنگوہیؒ سے بیعت تھے' ان کے پاس ایک شخص آیا' اس نے کہا: میں مرید ہونا چاہتا ہوں' لیکن میں فلاں فلاں کو مسلمان نہیں سمجھتا' کافر سمجھتا ہوں' اکابر دیو بند کا نام لے لے کر کہا کہ ان کو کافر سمجھتا ہوں' اس کے باوجود آپ مجھے مرید کرسکتے ہیں تو کرلیں' انہوں نے مرید کرلیا' پھر ایک روز وہ شخص آیا' بدن کانپتا ہوا' روتا ہوا' بہت بے قرار' اس نے عرض کیا: میں نے خواب میں زیارت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر اس طرح سے ہاتھ رکھے ہوئے دوزانو بیٹھے ہوئے ہیں' جس طرح التحیات میں بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں: حضور! میرا قصور تو بتادیجئے کیا ہے؟ یہ لوگ کیوں مجھے برا کہتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ ان کے پکڑے اور پکڑ کر سینے سے چمٹالیا اور فرمایا: ''میں تو برا نہیں کہتا' میں تو برا

(باقی صفحہ 13 پر)

گناہوں سے توبہ کیجئے

مسلم معاشرے میں پائے جانے والے بعض کبیرہ گناہوں کا تذکرہ

مولانا محمد احمد

ڈاڑھی منڈانا یا کتروانا:

ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ڈاڑھی رکھنا واجب اور ایک مشت سے کم ہونے کی صورت میں کتروانا یا منڈانا حرام ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مشرکوں کی مخالفت کرو ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ۔" (مسلم)

نیز فرمایا:

"میری ساری امت معاف کردی جائے گی سوائے کھلم کھلا گناہ کرنے والوں کے۔" (بخاری)

اور ڈاڑھی منڈانے سے کھلم کھلا کس کا گناہ ہوسکتا ہے کہ ڈاڑھی مونڈنے والا دن بھر ہزاروں آدمیوں کو اپنا گناہ آلود چہرہ دکھاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈاڑھی منڈانے کے گناہ سے اس قدر نفرت تھی کہ جب شاہ ایران کے قاصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت ان کی ڈاڑھیاں منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نظر کرنا بھی پسند نہ کیا اور فرمایا: تمہارے لئے ہلاکت ہو! تمہیں یہ شکل بگاڑنے کا کس نے حکم دیا ہے؟ وہ بولے کہ یہ ہمارے رب یعنی شاہ ایران کا حکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن میرے رب نے تو مجھے ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم دیا ہے۔ (البدایہ والنہایہ)

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ رقم طراز ہیں: پس ڈاڑھی کٹوانے والوں کو بار بار یہ سوچنا چاہئے کہ وہ قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے؟ اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں کہ تم اپنی شکل بگاڑنے کی وجہ سے ہماری جماعت سے خارج ہو تو شفاعت کی امید کس سے رکھیں گے؟

مردوں کو زنانہ پن اور عورتوں کو مردانہ وضع اختیار کرنا:

ایک عجیب مرض جو پتہ نہیں کیوں دن بدن بڑھتا چلا جارہا ہے کہ بعض نوجوانوں نے کانوں میں بالیاں، ہاتھوں میں کڑے، آدھی کمر تک لٹکے بال اور زنانہ چال ڈھال ایسی اختیار کرلی ہے کہ دیکھنے میں بالکل عورت معلوم ہوتے ہیں، اور عورتوں نے مردوں کے سے بال، لباس اور وضع قطع اختیار کرلی ہے، یہ ناجائز ہے اور اس سے بچنا لازم ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے لعنت فرمائی ہے، ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔ (صحیح بخاری)

اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بیان فرمائی:

"اس امت کے آخری لوگ اپنے اسلاف پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت تم انتظار کرو ایک سرخ آندھی کا اور آسمان سے پتھر برسنے کا۔" (معارف القرآن)

اور فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"جو شخص میرے کسی دوست سے دشمنی کرے، میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہوں۔" (صحیح بخاری)

ملحدین و دشمنان اسلام نے آج ہمیں ایسا "جدت پسند" بنایا کہ اکابر سلف صالحین کی تحقیقات ہمیں بیکار معلوم ہونے لگیں۔ "اجتہاد" کی مقدس مسند پر ہر مغربی تہذیب کا دلدادہ براجمان ہونے کو اپنا پیدائشی حق سمجھنے لگا اور بالآخر ہم اسلام کو ایک ایسے بے جان لاشہ کی صورت میں دیکھنے لگے جو ہر قسم کی پابندیوں اور اصول و قواعد کے بندھن سے آزاد ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

حرام مال کمانا:

حلال کمائی کا اہتمام کرنے اور حرام سے بچنے سے ہی اعمال میں قبولیت اور اولاد میں صلاح وتقویٰ کے آثار پیدا ہوسکتے ہیں، اس اہم حکم سے پہلوتہی کی

بنا پر آج ہم اعمال صالحہ کی برکات سے محروم ہوگئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنت میں وہ گوشت داخل نہ ہوگا جو حرام سے پلا ہو اور ہر وہ گوشت جو حرام سے پلا ہو دوزخ کی آگ ہی اس کی زیادہ مستحق ہے۔'' (مسند احمد)

اور فرمایا:

''سود کا ایک درہم جسے انسان کھالے اور وہ جانتا ہو تو (اس کا گناہ) چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔'' (ایضاً)

لباس ٹخنے سے نیچے رکھنا:

پائینچے ٹخنے سے نیچے رکھنا گناہ کبیرہ ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تین طرح کے لوگوں سے قیامت کے دن نہ اللہ تعالیٰ بات کریں گے نہ ان کی طرف نگاہ کریں گے اور نہ ہی انہیں پاک کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہوں گے؟ وہ تو یقیناً تباہ و برباد ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات تین مرتبہ دہرائی' میں نے کہا وہ کون ہوں گے اے اللہ کے رسول! وہ تو یقیناً تباہ و برباد ہوگئے' فرمایا: لباس ٹخنے سے نیچے کرنے والا اور دے کر احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کر سامان بیچنے والا۔'' (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ٹخنوں سے نیچے جو کپڑا ہو وہ دوزخ میں (لے جانے والا) ہے۔'' (بخاری)

گانے بجانا:

آج گلی گلی' کوچہ کوچہ موسیقی کی آوازوں نے بچوں' جوانوں' بوڑھوں' مردوں اور عورتوں کے دلوں سے دین کی بنیادیں اکھیڑ کر نفاق کا بیج بو دیا' قرآن کریم کی حلاوت اور نماز کی لذت کا تصور مٹ گیا اور انسانیت کا وقار جاتا رہا' یہ نوجوان جو معاشرے کا قیمتی فرد تھا' سرود موسیقی نے کیا ظلم ڈھایا کہ اس کی اُچھی حرکتوں نے اس کی سنجیدگیاں ڈبو دیں' کبھی ہاتھوں سے اشارے' کبھی انگلیاں بجانا' کبھی پاس پڑی چیزیں بجانا' کبھی جانوروں کی طرح مستانہ' کبھی دیوانہ وار اف وآہ' کبھی پاگلوں کی طرح چیخنا چلانا اور بے سری آوازیں نکالنا' بھلا یہ سفلہ پن اور حیوانیت کبھی انسانی معاشرے میں پسندیدہ رہی ہے؟ موسیقی کی آوازوں نے دلوں سے حیا کے مادے اکھاڑ پھینکے' چہروں کی معصومیت ناپید ہو کر رہ گئی اور غیرت' عفت و عصمت کے جنازے نکل گئے' یقیناً ہم سے بہت کچھ کھو گیا حتیٰ کہ یہ احساس بھی کھو گیا کہ ہم سے بہت کچھ کھو گیا ہے:

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

کاش کہ لوگ سمجھتے کہ وہ کس المناک موت کی طرف اپنے گھر بار کو لے جا رہے ہیں' جس میں دنیا کا بھی وبال ہے اور آخرت کا بھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے' ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔'' (سورۂ نور)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''میں بانسریاں (آلات موسیقی) توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔'' (رواہ ابن غیلان' نیل الاوطار)

اور فرمایا:

''گانے سننا معصیت ہے' اس کے لئے بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لطف اندوزی کفر ہے۔'' (نیل الاوطار بحوالہ اسلام اور موسیقی ص ۱۴۱)

ٹی وی وڈش اینٹینا:

آج دنیا بھر میں ٹی وی اور ڈش اینٹینا نے جو آگ برپا کی ہے' شاید اس آگ سے گزشتہ زمانوں کے لوگ واقف ہی نہ تھے۔

شیطان کا انتقام:

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرماتے ہیں:

''ٹی وی' ریڈیو اور ڈش اینٹینا کی لعنت پوری دنیا پر مسلط ہے' اور مسلمانوں کے گھروں میں کوئی خوش قسمت گھر ایسا ہوگا جو اس لعنت سے محفوظ ہو' ان ''انسانیت کش'' آلات کو دیکھ کر کبھی کبھی خیال ہوتا ہے کہ شیطان نے اولاد آدم سے ایسا انتقام کبھی نہ لیا ہوگا جیسا انتقام اس نے ان آلات کی ایجاد سے لیا ہے۔'' (تقریظ بر رسالہ ''ٹی وی کے نقصانات'' ص ۲)

محترم قارئین! ٹی وی اور ڈش ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں گناہوں کا مجموعہ ہے' مثلاً موسیقی کا گناہ' غیر محرم کو دیکھنے اور سننے کا وبال' تصویر سازی' تصویر بینی و تصویر نمائی کی لعنت' کفار سے مشابہت' نیم برہنہ پہلوانوں' تیراکوں اور کھلاڑیوں کو دیکھنے کا گناہ' اجنبی

مردوں، عورتوں کو ہنستا بولتا دیکھ کر شرم و حیا کا جوہر نکل جانا' یہود و نصاریٰ کے نظریات اور طریقوں کی محبت دلوں میں گھر کر جانا' گناہ کی شناعت دل سے نکل جانا' قیمتی وقت کا زیاں' جرائم کو ہوا دینا' شعائر دینیہ کی بے حرمتی وغیرہ وغیرہ۔

قرآن کریم اور ٹی وی' ویڈیو۔

عربی ادب کے عظیم عالم' مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ فرماتے ہیں:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور ایک وہ لوگ ہیں جو باتوں کا کھیل (لھوالحدیث) خریدتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بے سوچے سمجھے (دوسروں کو) گمراہ کریں اور اس راہ کی ہنسی اڑائیں' ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔'' (سورۃ لقمان)

ہم نے ساری عربی عربوں سے پڑھی' الحمدللہ! ہمارا عربی ذوق ''لھوالحدیث'' کے دائرے کی وسعت کو دیکھ رہا ہے۔ میں اس لفظ کا ترجمہ نہیں کرسکتا' حالانکہ لکھنؤ کا رہنے والا ہوں' میں اقرار کرتا ہوں کہ میں ''لھوالحدیث'' کے ترجمہ کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ اس کے معنی ہیں ''باتوں کا کھیل'' اب بتایئے! ویڈیو وغیرہ میں کیا ہے؟ اگر یہ ہوتا کہ بہت سے لوگ ہیں جو کھیل کو پسند کرتے ہیں' کھیل خریدتے ہیں تو اس میں ویڈیو اور ٹی وی نہ آتا مگر باتوں کا کھیل کہا گیا ہے...... اور وہ کیا ہے؟ یہ ویڈیو کا پروگرام' ٹی وی کی بولتی تصویریں' یہ ریڈیو' یہ ریکارڈ جو سنے جاتے ہیں' یہ سب ''لھوالحدیث'' ہیں...... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صرف نام لینا رہ گیا ویڈیو اور ٹی وی کا۔ قرآن تو عربی زبان میں ہے' اس میں انگریزی کا لفظ کیسے آتا؟ عقل کی بات نہیں تھی' لیکن قرآن کا اعجاز معلوم ہوتا ہے کہ آج سے پندرہ سو برس پہلے جو کتاب نکلی اگر میں مسجد میں بیٹھ کر کہوں کہ اس میں ٹی وی اور ویڈیو کا ذکر ہے تو میں غلط نہیں کہوں گا۔''

(قرآنی افادات ص ۴۴۵/۴۴۶)

پردہ نہ کرنا:

پردہ اسلام کا وہ مقدس اور عظیم ترین حکم ہے جو عورت کی عفت و عصمت کا محافظ ہے۔ پردہ کر کے ہی عورت انسان نما شیاطین کے شر سے محفوظ رہ سکتی ہے' اور پردہ یہ ہے کہ عورت کے سامنے جب غیر محرم کے آنے کا اندیشہ ہو یا عورت گھر سے باہر نکلے تو پورے بدن کو مع چہرے کے چھپا کر نکلے' حسن کا اصل مرکز اور فتنہ کا سبب چہرہ ہی ہے۔ لہٰذا چہرے کا پردہ کرنا واجب ہے اور اس میں کوتاہی کرنا جائز نہیں ہے۔

زبان سے توبہ و استغفار کرتے رہنا:

تمام گناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ روزانہ اٹھتے بیٹھتے' فارغ اوقات میں توبہ کو ورد زبان بنایا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ گناہوں سے معصوم تھے' دن میں ایک سو مرتبہ استغفار کرتے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ استغفار کرو' اس لئے کہ بلاشبہ میں ایک دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔'' (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں نفس و شیطان کے شر سے محفوظ فرمائے اور مذکورہ امور کو ناقل و قارئین کے حق میں نافع بنائے۔ آمین۔

مرزا غلام احمد قادیانی بے شمار بیماریوں کا مجموعہ تھا: صاحبزادہ ابوالخیر

سکھر (نامہ نگار) جمعیت علمائے پاکستان کے نائب امیر اور رکن قومی اسمبلی صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے میونسپل اسٹیڈیم سکھر میں منعقدہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام سالانہ دفاع ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی رسول اللہ تعالیٰ کے منتخب بندے ہوتے ہیں۔ جب ہم کوئی چیز اپنے لئے منتخب کرتے ہیں تو بہتر سے بہتر کا انتخاب کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ جس کا انتخاب کرے اس کی شان تو بہت بلند اور اعلیٰ مرتبہ ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بے شمار بیماریوں کا مجموعہ تھا۔ قادیانی روز اول سے اسلام اور مملکت خداداد پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں اور آج بھی اسلام اور پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کررہے ہیں۔ سو سال قبل جہاد کے خلاف جو نعرہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لگایا تھا وہی نعرہ آج حکمران بھی لگارہے ہیں۔

اظہار تعزیت

مانسہرہ (پ ر) مکتبہ انوار مدینہ مانسہرہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے بزرگ عالم دین' خطیب اسلام آباد حضرت مولانا محمد میاں نقشبندی کے بھائی کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم رزق حلال کے سلسلے میں متحدہ عرب امارات گئے اور نماز کو جاتے ہوئے حادثہ کا شکار ہوگئے' مرحوم ایک نیک دل اور زندہ دل انسان تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مولانا محمد میاں نقشبندی کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

اخبار عالم پر ایک نظر

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پانچویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

ٹوبہ ٹیک سنگھ (رپورٹ: مولانا قاضی احسان احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر اہتمام سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۱/اپریل ۲۰۰۴ء بروز اتوار جامع مسجد بلال، غلہ منڈی میں زیر صدارت ولی کامل، ابن شیخ المشائخ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا پہلا اجلاس نماز مغرب کے بعد شروع ہوا، جس میں مقامی قراء حضرات اور ثناء خوانان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے گلہائے عقیدت پیش کیے۔ کانفرنس کا دوسرا اجلاس نماز عشاء کے بعد شروع ہوا، جس میں عوام الناس کی کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماموں کانجن کے رہنما حضرت مولانا ضیاء الدین آزاد نے اپنے خطاب میں باور کروایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خالصتاً ایک تبلیغی اور اصلاحی جماعت ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے بہت ہی ادیبانہ، عالمانہ اور مفکرانہ خطاب فرمایا اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور عظمت صحابہ کرامؓ پر بہت مدلل بیان فرمایا، جسے قرآن کریم اور احادیث سے مدلل و مزین فرمایا اور مرزائیت کا خوب رد فرمایا۔ آخری خطاب مناظر اسلام، مناظر ختم نبوت، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔ انہوں نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ خطاب فرمایا اور ناموس رسالت، عقیدۂ ختم نبوت اور تردید مرزائیت کو خوب زوردار انداز میں بیان فرمایا، لوگوں کے جذبات کو خوب گرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و وفا کا بھرپور درس دیا۔ اس موقع پر کانفرنس میں شریک افراد نے ناموس رسالتؐ اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے کام کو کرنے کا وعدہ کیا۔ کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد عبداللہ خطیب مسجد بلال کی زیر سرپرستی منعقد ہوئی۔ رب کریم لوگوں کی اس مساعی کو قبول فرمائے اور آئندہ بھرپور انداز سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناموس رسالتؐ کا تحفظ اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سدباب ربیع الاوّل کا سب سے اہم تقاضا ہے

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد، نائب امیر سید نفیس الحسینی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی نے ماہ ربیع الاوّل کے مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ماہ ربیع الاوّل کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے جذبے کے تحت منایا جائے۔ ناموس رسالتؐ کا تحفظ اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سدباب ربیع الاوّل کا سب سے اہم تقاضا ہے۔ اقوام متحدہ دنیا بھر میں مسلمانوں کے انسانی حقوق کی پامالی کا سختی سے نوٹس لے۔ مسلم امہ اسلام کے خاتمے کے لئے کی جانے والی عالمی کوششوں کے سدباب کے لئے سینہ سپر ہوجائے۔ اسلام دین رحمت ہے جس کا دہشت گردی اور فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی دائمی نجات کا ذریعہ ہے۔ دنیا میں اسلام کی عالمگیر اور امن پسند تعلیمات کو عام کئے بغیر حقیقی امن قائم نہیں کیا جاسکتا۔ مغربی میڈیا کو پابند کرنا چاہئے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بے سروپا، نفرت انگیز اور اشتعال انگیز رپورٹوں اور خبروں کی اشاعت سے گریز کریں اور اسلام کی حقیقی امن پسندانہ تعلیمات کو اجاگر کریں تاکہ بین المذاہب تصادم سے بچا جاسکے۔ قادیانیوں کو لگام دیئے بغیر ملک میں امن وامان کی صورتحال کی بہتری ناممکن ہے۔ قادیانی ملک میں دہشت پھیلانے کے اور وطن عزیز کے امیج کو خراب کرنے کے لئے آخری حدود تک جاسکتے ہیں۔ حکومت دہشت گردی پھیلانے والوں سے سختی سے نمٹے لیکن اس کارروائی کی آڑ میں مسلمانوں کو پریشان

کرنے کی کوششوں کا سدباب کرے۔

انبیائے کرامؑ نے دنیا کو دہشت گردی اور انارکی کی فضا سے نکال کر امن و آشتی کی فضا میں لانے میں اہم کردار ادا کیا: مولانا نذیر احمد تونسوی

کراچی (نمائندہ خصوصی) نبویؐ تعلیمات دہشت گردی کی مذمت کرتی ہیں۔ انبیائے کرامؑ نے دنیا کو دہشت گردی اور انارکی کی فضا سے نکال کر امن و آشتی کی فضا میں لانے میں اہم کردار ادا کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کو اس کی معراج سے متعارف کرایا۔ مغربی دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں پائے جانے والے غلط نظریات کو دور کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا مفتی خیب الرحمٰن، مولانا عبدالرشید ترابی، مولانا قاری نذیر احمد فاروقی، مولانا منیر احمد، مولانا محمد الیاس، قاری عزیز الرحمٰن اور دیگر علمائے کرام نے جامع مسجد و مدرسہ رحیمیہ شاہ لطیف ٹاؤن میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک میں سیرت کے پیغام کو عام کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ایک ایک گوشہ دنیا کے سامنے ہے جس کا مکمل ریکارڈ حدیث، سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہے جبکہ کسی اور مذہب میں اس کے بانی کی سیرت کا جامع ریکارڈ نہیں ملتا۔ معاشرے میں برداشت و رواداری کی فضا پیدا کرنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کی پیروی ضروری ہے۔ سیرت کانفرنسوں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ کا ذریعہ بنایا جائے۔

قادیانیوں نے مسلمانوں کو سیرت نبویؐ سے دور کیا: علمائے کرام

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) سیرت النبیؐ امن و آشتی کا درس دیتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے امن پسندانہ پہلو کو اجاگر کرنا وقت کا تقاضا ہے۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کو سیرت نبویؐ سے دور کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو تنقید کا نشانہ بنانا تنگ نظری اور ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانا ہے۔ مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام عائد کرنے والے خود دہشت گرد ہیں۔ مسلم ممالک سینکڑوں مسلمانوں کا قتل عام کرنے والے ممالک سے جواب طلبی کریں۔ مغربی دنیا دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نشانہ محض مسلمانوں کو نہ بنائے۔ مسلمان دنیا میں امن وامان کے قیام کو یقینی بنائیں۔ دہشت گردی کی آڑ میں مسلمانوں کو کچلنے کا عمل زیادہ دیر جاری نہیں رہ سکے گا۔ مسلمانوں کو کچلنے والے ممالک انشاء اللہ جلد ہی اپنے منطقی انجام سے دوچار ہوں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد، نائب امیر سید نفیس شاہ الحسینی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مفتی محمد جمیل خان، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری نے مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت صرف مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے لئے بھی مشعل راہ ہے۔ آپؐ کی ذات انسانیت کے لئے قابل فخر اور ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ آپؐ کی تعلیمات نے دنیا کو جاہلیت کی تاریکی سے نکال کر نئی تہذیب و تمدن سے آشنا کیا جس کی بدولت آج انسانیت پستی سے نکل کر عروج کی طرف گامزن ہے۔ ہر مذہب کے اسکالرز آپؐ کی عظمت کے قائل ہیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام پر یکطرفہ الزامات عائد کرنے کی بجائے اسلام کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کیا جائے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سچ اور جھوٹ میں تمیز کی جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اسلامی تقاضا ہی نہیں بلکہ آئینی ذمہ داری بھی ہے۔

دنیا کو انارکی سے نکالنے کا واحد ذریعہ عالمی معاشرے میں اسلام کا نفاذ ہے

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) امریکا اور یورپ میں اسلام کا تیزی سے پھیلنا ثابت کرتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر نہیں بلکہ اپنی عالمگیر امن پسندانہ تعلیمات کے زور پر پھیلا ہے۔ مشرق و مغرب صرف سنت نبویؐ پر عمل کر کے ہی دائمی نجات و کامیابی کے حقدار بن سکتے ہیں۔ اسلام کسی ایک خطے یا طبقے کے لئے نہیں آیا بلکہ تمام کائنات کے لئے مدار نجات ہے۔ امریکا اور یورپ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے سنجیدہ ہیں تو انہیں اسلام کو ختم کرنے کی کوششیں فی الفور ترک کر دینی چاہئیں۔ دنیا کو انارکی سے نکالنے کا واحد ذریعہ عالمی معاشرے میں اسلام کا نفاذ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی قیامت تک کے لئے اللہ کی رضا کے حصول کا واحد ذریعہ ہے۔ مغربی ممالک اپنی عوام کو زیادہ عرصے تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور ان کی تعلیمات سے دور نہیں رکھ

سکتے۔ اسلام نے خواتین کے جائز حقوق کی ضمانت دی ہے۔ اقلیتیں مسلم ممالک میں اسلامی تعلیمات کی بدولت مغرب کی بہ نسبت زیادہ امن وسکون کی زندگی بسر کررہی ہیں۔ اسلام نے ہر فرد کو جائز تفریحات سے لطف اندوز ہونے کی آزادی دی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد' نائب امیر سید نفیس شاہ الحسینی' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مفتی محمد جمیل خان' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلال پوری اور دیگر نے سیرت النبیؐ کے حوالے سے منعقدہ اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی امن وآشتی پر مشتمل تعلیمات کو دنیا میں پھیلنے اور اسلام کے غلبے کی راہ مسدود کرنے کے لئے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اسلام پر دہشت گردی کا مذہب اور مسلمانوں پر دہشت گرد ہونے کے الزامات عائد کئے گئے ہیں جن میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ مغربی فلاسفر اور دانشور ایک عرصے سے اس حقیقت کے قائل ہیں کہ اسلام مکمل طور امن پسند مذہب ہے اور اس کی تعلیمات کسی طبقہ یا قوم کے خلاف نہیں بلکہ توحید و سنت کی داعی ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام ہر ملک اور ہر طبقے میں یکساں مقبول ہے۔

دارالعلوم دیوبند نے قادیانیوں کے خلاف مثالی جدوجہد کی: مفتی نظام الدین شامزی

باغ' آزاد کشمیر (نمائندہ خصوصی) قادیانیوں نے اپنے راستے مسلمانوں سے اسی وقت جدا کرلئے تھے جب مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلی مرتبہ دعویٰ نبوت کرکے اپنے آپ کو نعوذ باللہ ''محمد رسول اللہ'' قرار دیا تھا۔ امریکا اور دیگر یورپی ممالک قادیانیوں کی سرپرستی کرکے انہیں مسلمانوں کے مقابل کھڑا کررہے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند نے قادیانیوں کے خلاف مثالی جدوجہد کی اور علمائے دیوبند نے قادیانیوں کے کفریہ عقائد کی وجہ سے ان کے خلاف کفر کا پہلا باضابطہ فتویٰ جاری کیا۔ آج بھی دنیا بھر میں دارالعلوم دیوبند کے فرزند قادیانیت کے خلاف جدوجہد میں پیش پیش ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فتنہ قادیانیت کے سدباب کے لئے لازوال خدمات انجام دی ہیں۔ آج دنیا کی ہر عدالت' تمام مسلم ممالک اور مسلمانوں کی تمام نمائندہ تنظیمیں قادیانیوں کے کفر پر متفق ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت ونگہبانی ہر مسلم حکمران کا فریضہ ہے۔ دینی جماعتیں قادیانیت کے استیصال کے لئے اٹھ کھڑی ہوں۔ مسلمانوں کو عالمی سطح پر دہشت گرد قرار دلوانے کی کوششوں میں قادیانیوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ اسلام اور قادیانیت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز علمائے کرام شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر' مفتی نظام الدین شامزئی' قاری سعید الرحمٰن' مفتی محمد جمیل خان' قاری عتیق الرحمٰن نے جمعیت علمائے اسلام آزاد کشمیر کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ڈیڑھ سو سالہ خدمات دارالعلوم دیوبند کانفرنس میں ''فتنہ قادیانیت کے سدباب میں دارالعلوم دیوبند کا کردار'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کو لگام دینے کے لئے بیوروکریسی میں موجود 508 قادیانی افسران کی برطرفی اشد ضروری ہے۔ ملک سے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے قادیانیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ قادیانیوں کا خود کو مسلمان کہلوانے کا طرز عمل اور مساجد کی طرز پر قادیانی عبادت گاہوں کی تعمیر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا باعث بن رہی ہے جس کی وجہ سے ملک میں کسی بھی وقت کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہوسکتا ہے۔ قادیانی ملک کے مختلف حصوں میں اپنی غیر آئینی اور غیر قانونی تبلیغی سرگرمیوں کے ذریعہ مسلمانوں میں اشتعال پھیلانے کا باعث بن رہے ہیں۔ حکومت قادیانیوں کو لگام دے ورنہ ان کی شرانگیزی ملک میں تشدد اور انارکی کو جنم دے گی۔ دینی جماعتیں قادیانیوں کے خلاف اپنی پرامن آئینی اور قانونی جدوجہد جاری رکھیں گی۔

تعزیتی اجلاس

گوجرانوالہ (پ ر) گزشتہ دنوں پاکستان طبی کانفرنس گوجرانوالہ کا ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت حکیم عطاء اللہ نسیم' حکیم محمد ضیاء اللہ کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا جس میں حکیم عبدالرحمٰن آزاد مرحوم کی مذہبی' سیاسی' سماجی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا اور مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ اجلاس میں حکیم عطاء اللہ نسیم' حکیم محمد ضیاء اللہ' حکیم عبدالرحمٰن عثمانی' حکیم مشتاق احمد' حکیم نعیم چوہدری' حکیم حافظ ذوالفقار احمد کے علاوہ شہر کے دیگر اطباء نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

اسلام سے بڑا کوئی مذہب نہیں جو حقوق کا خیال رکھتا ہو: مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

مانسہرہ (پ ر) اسلام سے بڑا کوئی مذہب نہیں جو حقوق کا خیال رکھتا ہو۔ پردیس میں رہنے والے غریبوں کا خیال رکھا جائے' خود چار قسم کے سائل

کھانے والے ایک سالن میں غریبوں کو بھی شریک کریں' ان خیالات کا اظہار مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے مسجد فاطمۃ الزہراء میں ہفتہ وار درس قرآن دیتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ آدمی خود پیٹ بھر کر کھائے اور غریب بھوکا ہو یہ مناسب نہیں۔ مالداروں کو اللہ نے جو مال دیا ہے اس میں بڑا امتحان ہے۔ جو لوگ مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو یہ مال سانپ بن کر اس پر سوار ہوگا' اس وقت یہ شخص فریاد کرے گا' مگر فریاد کوئی کام نہیں دے گی۔

دینی مدارس تعلیمات نبویؐ کے فروغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں

کراچی (نمائندہ خصوصی) دینی مدارس تعلیمات نبویؐ کے فروغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ سیرت طیبہ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے کا درس دیتی ہے۔ عالمی معاشرے کے تمام افراد کو اسلام کی عالمگیر تعلیمات سے روشناس کرایا جائے۔ علمائے کرام یورپی ممالک کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ پیش کریں۔ پاکستانی معاشرہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرکے غلط اور فرسودہ روایات کا سدباب کرے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا نعیم امجد سلیمی' قاری خلیل الرحمٰن' قاری عبدالغفور' مولانا علی احمد' مولانا محمد رفیق' مفتی فخرالزماں اور دیگر نے جامعہ فرقانیہ و جامع مسجد عمر فاروق کورنگی میں جلسہ سیرت النبیؐ اور تقریب تقسیم انعامات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ علمائے کرام انبیائے کرام علیہم السلام کی وراثت کے حامل ہیں۔ مسلم ممالک اسلامی نظام کے نفاذ کو یقینی بنائیں۔ مغربی میڈیا اسلام اور دینی مدارس کی حقیقی تصویر کی عکاسی کرے۔ دینی مدارس اسلام کو پھیلانے کے لئے بے مثال خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مدارس پر دہشت گردی کے الزامات عائد کرنے والے اسلام کے فروغ کی راہ مسدود کرنا چاہتے ہیں۔

ختم نبوت سکھر کانفرنس میں منظور ہونے والی قراردادیں

سکھر (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام ۱۸/اپریل ۲۰۰۴ء کو منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں درج ذیل قراردادیں منظور ہوئیں:

☆...... یہ اجتماع عراق' افغانی' فلسطینی عوام پر امریکا اور اسرائیل کے وحشیانہ مظالم کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ امریکا اور اسرائیل عراق' افغانستان اور فلسطین کے مقبوضہ علاقوں کو خالی کردیں۔ یہ اجتماع او آئی سی کے ان مطالبات کی پرزور حمایت کرتا ہے۔

☆...... یہ اجتماع متحدہ مجلس عمل کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔ ملک کے مخصوص حالات اور ملک کو درپیش سنگین مسائل کے حل کے لئے باہمی یگانگت' قومی یکجہتی اور اتحاد کو برقرار رکھنے کے عمل کی پرزور حمایت کا اعلان کرتا ہے۔

☆...... یہ اجتماع وزیرستان سمیت وانا میں قبائلی مسلمانوں پر آپریشن کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور آپریشن فوراً بند کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ آئین میں اسلامی دفعات بالخصوص قادیانیوں سے متعلق آئینی ترامیم اور تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون کو نہ چھیڑا جائے اور آئین کو مکمل طور پر بحال رکھا جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ دینی مدارس کو کنٹرول کرنے کی حکومتی پالیسی ترک کردی جائے۔ یہ پروپیگنڈہ قطعی غلط ہے کہ دینی مدارس دہشت گردوں کے اڈے ہیں۔ دینی مدارس احیائے اسلام اور دینی تعلیمات کے فروغ کے ایسے مراکز ہیں جو بہترین خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت پابند کیا جائے کیونکہ آئین اور قانون کے تحت قادیانی کھلے عام دعوت و تبلیغ نہیں کرسکتے۔ قادیانی لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع مدینہ کالونی' سیشن کورٹ اور سکھر ڈاکخانہ میں قادیانیوں کی پراسرار سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمانوں کو مشتعل کرکے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنے کی قادیانی پالیسی کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو اہم کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ چونکہ قادیانی عقیدۂ جہاد کے منکر ہیں' اس لئے پاکستان کی مسلح افواج سے قادیانی افسران کو نکالا جائے۔

☆...... یہ اجتماع سکھر ایجوکیشن بورڈ سمیت سکھر ڈاکخانہ جات کے محکموں میں قادیانیوں کی تعیناتی پر تشویش کا اظہار کرتا ہے' یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ان پوسٹوں پر کسی مسلمان کو تعینات کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع عصری تعلیم کی کتابوں سے قرآنی آیات اور جہاد سے متعلق مضامین کو حذف کرنے کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ان مضامین کو دوبارہ نصاب میں شامل کیا جائے اور آغا خان فاؤنڈیشن کو تعلیمی بورڈ دینے کا فیصلہ واپس لیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں

اسلامی نظام نافذ کیا جائے اور سودی نظام کا خاتمہ کر کے جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے گا۔

ختم نبوت کانفرنس سکھر کو کامیاب بنانے کے لئے قاری خلیل احمد' مفتی محفوظ احمد' آغا سید محمد شاہ' مولانا بشیر احمد' مولانا عبداللطیف اشرفی' عقیل احمد بندھانی اور دیگر علمائے کرام نے بھرپور محنت کی۔ مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا خان محمد جمالی نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف شہروں کے دورے کئے۔ سکیورٹی کے انتظامات شبان ختم نبوت پنوں عاقل کے رضا کاروں اور جامعہ اشرفیہ کے طلباء نے سنبھالے۔

مسئلہ ختم نبوت کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کی جائے گی: ختم نبوت کانفرنس سے مقررین کا خطاب

پنوعاقل (رپورٹ: مولانا محمد حسین ناصر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس پنوں عاقل میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' قاری خلیل احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مجلس علمائے اہلسنت کے صدر مولانا شفیق الرحمن درخواستی' ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حقانی' جمعیت علمائے اسلام کے مولانا میر محمد میرک' صاحبزادہ میاں عبدالقیوم ہالیجوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کی جائے گی۔ قادیانی' نبوت کے ڈاکو ہیں' جو برطانوی سامراج کی ملت دشمنی کی وجہ سے معرض وجود میں آئے۔ علمائے کرام نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے متفقہ ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو مکمل ڈیفنس کا موقع دیتے ہوئے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ قادیانی ۱۹۷۴ء سے اس آئینی ترمیم کو ختم کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں اور اپنے بیرونی آقاؤں سے دباؤ ڈلوا کر اسے ختم کرانا چاہتے ہیں۔ مسلمانان پاکستان کو ختم نبوت کا مسئلہ اپنی جانوں' عزت و آبرو' آل و اولاد سے زیادہ پیارا ہے۔ اسلامیان پاکستان اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اس عقیدہ کا تحفظ کریں گے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ محسن پاکستان جناب عبدالقدیر خان کی گرفتاری کی مذمت کی گئی اور ان کی غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ کانفرنس سے قاری عبدالتواب حسینی' مولانا محمد حسین ناصر سمیت متعدد علمائے کرام نے خطاب کیا۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے قاری عبدالتواب' حافظ عبدالغفار' غلام شبیر شیخ اور دیگر ساتھیوں نے بھرپور محنت کی۔

قادیانی زعماء کے اسلام قبول کرنے سے قادیانیت کے ایوانوں میں زلزلہ آیا ہوا ہے: ختم نبوت کانفرنس خیرپور میرس سے مقررین کا خطاب

خیرپور میرس (رپورٹ: مولانا محمد حسین ناصر' مولانا خان محمد جمالی) محسن پاکستان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو ذلیل و رسوا کرنے میں قادیانی لابی مصروف عمل ہے' کیونکہ قادیانی سائنسدان ایک عرصہ سے پاکستان کے کہوٹہ ایٹمی پلانٹ پر قابض چلے آرہے تھے اور انہوں نے قومی خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا ہے' جبکہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور ان کے رفقاء نے مختصر وقت اور کم مصارف پر پاکستان کو ایٹمی ممالک کی صف میں لا کھڑا کیا اور قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی نام نہاد قابلیت کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ ان خیالات کا اظہار ختم نبوت کانفرنس خیرپور میرس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا بشیر احمد' مولانا میر محمد میرک' مولانا محمد حسین ناصر' مولانا خان محمد جمالی' قاری خلیل احمد بندھانی' مولانا صدرالدین' مفتی اصغر نے کیا۔ مقررین نے کہا کہ قادیانیت' یہودیت کا چربہ ہے اور قادیانی' یہودیوں سے زیادہ خطرناک اور سانپ سے زیادہ زہریلے ہیں۔ ملک دشمنی قادیانیت کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ ملک بھر میں مقامی' مہاجر' سندھی' پنجابی' دیوبندی' بریلوی' سنی' شیعہ مسائل پیدا کرنے میں قادیانی سازش کارفرما ہوتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے اس عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کے خاتمہ تک تحریک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ اندرون و بیرون ملک میں قادیانی زعماء کے اسلام قبول کرنے سے قادیانیت کے ایوانوں میں زلزلہ آیا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ دن دور نہیں جب قادیانیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کانفرنس میں ضلع بھر کے مختلف شہروں سے قافلوں نے شرکت کی جن کی قیادت عبدالصمد شیخ' اور حکیم عبدالواحد بروہی نے کی۔ اس کانفرنس کے لئے مولانا مفتی اسداللہ شیخ' مولانا عبدالحفیظ میمن نے بھرپور محنت کی اور کانفرنس کو کامیابی بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ کانفرنس رات دو بجے اختتام پذیر ہوئی۔

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسول آخری، سیرت الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختم نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے — بنائیے

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

اِنشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے